REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. K.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵ — شمارہ ۲۹

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد رشید احمد انور

نائب ایڈیٹر:- بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرح چندہ: سالانہ ۳۶ روپے — ششماہی ۱۸ روپے — ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے — فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۹ ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ — ۱۷ وفا ۱۳۶۵ ہش — ۱۷ جولائی ۱۹۸۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ اخاد (جولائی) - سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُرنور لندن میں بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور جماعت دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمدللہ احباب اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں تائیدِ الٰہی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● — حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بوجہ پیرانہ سالی کمزور ہے احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل صحت یابی اور بیکنولی سے معمور زندگی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● — مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان مع تمام درویشان کرام و احباب جماعت خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

Ahmadiyya Markazi Library — Acc. No. 223 — Qadian 143516

جماعتِ احمدیہ قادیان

کے متعلق

پیدا کی جانے والی غلط فہمیاں

از محترم چوہدری سعید احمد صاحب ناظر امورِ عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

بین الاقوامی جماعت احمدیہ قادیان قرآنی ارشاد کے مطابق اسلام کے اس سنہری اصول پر سختی سے کاربند ہے کہ:-

اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور تم میں سے جو تمہارے حاکم ہیں اُن کی اطاعت کرو۔

جماعت کی ۹۷ سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے مطالبات اور مسائل کا حل پُرامن اور قانونی حدود کے اندر رہتے ہوئے پیش کرنے کے حق میں ہے اور کسی غیر قانونی متشددانہ طریق کار اختیار کرنے پر یقین نہیں رکھتی اور جس جس ملک میں احمدی رہتے ہیں وہ اپنے اپنے ملک کی حکومت کے پوری طرح فرمانبردار ہیں اور پُرامن زندگی اختیار کرتے ہیں انہیں بخوبی معلوم ہے کہ نظامِ جماعت احمدیہ ہر اُس فرد کے خلاف فوری ایکشن لیتا ہے جو قانون کو ہاتھ میں لے اور ایسی گھناؤنی اور غیر قانونی حرکات کا مرتکب ہو اور جماعت احمدیہ ہرگز یہ برداشت نہیں کرتی کہ اُس کا کوئی فرد کسی غیر قانونی یا غیر اخلاقی حرکت کا مرتکب ہو اور کسی طور پر بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں لے۔

جماعت کی طرف سے اس سنہری اصول کی پوری پوری پابندی کی وجہ سے ایک زمانہ میں اسے حکومت کا پٹھو وغیرہ الفاظ سے بھی یاد کیا گیا لیکن جماعت ایسی سب باتوں کو نظرانداز کر کے ہمیشہ اسلام کے اس بنیادی اصول پر قائم رہی۔

پچھلے کئی سال سے ہمارے ہمسایہ ملک میں احمدیوں پر ہر قسم کے ظلم توڑے جا رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کو انسانی بنیادی حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا ہے اور متعدد پُرامن احمدیوں کو ناحق محض عقیدے کے اختلاف کی وجہ سے شہید کر دیا گیا ہے لیکن جماعت کے خلاف ان انتہائی اقدام کے باوجود جماعت ہمیشہ پُرامن رہی اور انشاء اللہ تعالیٰ پُرامن رہے گی۔

جماعت احمدیہ کے مسلک کی وضاحت کرنے کے بعد عرض ہے کہ گزشتہ دنوں ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت جو اخبارات میں ایک بے بنیاد خبر شائع کی جارہی ہے کہ کسی قادیانی احمدی نے پاکستانی سفارتخانہ میں دہلی کے فرسٹ سیکرٹری تنویر احمد صاحب پر حملہ کیا ہے اسے پڑھ کر سخت دکھ ہوا ہے کہ ایسی سراسر غلط اور بے بنیاد خبر شائع کرنے سے کیا مقصد ہے۔

بعض اخبارات نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ احمدیوں کے سالانہ عرس میں شامل ہونے کے لئے آئے ہوئے کسی پاکستانی احمدی نے یہ حملہ کیا ہے اسی سے اس صریح جھوٹ اور غلط پروپیگنڈہ کی قلعی کھل جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کبھی کوئی عرس نہیں مناتی بلکہ اس کا سالانہ جلسہ ہر سال دسمبر میں ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ دسمبر کی تاریخوں میں ہوتا ہے۔

ہم پورے وثوق اور یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اس سال یکم جنوری سے آج تک پاکستان یا کسی دوسرے ملک سے کوئی ایک احمدی بھی قادیان نہیں آیا اور نہ ہی ہمارے باہر کے ملکوں سے آنے والے لوگوں میں سے کبھی کوئی احمدی اجمیر شریف کے عرس میں شامل ہونے کے لئے آیا ہے۔ پھر کیسے یہ بے پر کی خبر اخباروں میں شائع کر دی گئی ہے

(باقی ص۱۲ پر دیکھئے)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

کاتب: صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ

معارفِ قرآن

مرتبہ: محترمہ ثریا غازی صاحبہ لندن

ماہ رمضان المبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درس قرآن کریم کے تسلسل میں سورہ فاتحہ کی آیت اھدنا الصراط المستقیم ــــ الآیۃ کی تفسیر بیان فرمائی۔ ذیل میں ۱۷ رمضان ۸۶ کی مجالس میں بیان فرمودہ معارف ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

(قائمقام ایڈیٹر)

"عبادت اور زکوٰۃ تمام انبیاء کی تعلیم کا مشترکہ ورثہ ہے۔ جماعت احمدیہ کو ان ہر دو امور کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہنا چاہیئے"

"سورہ نساء کی آیت ۷۰ میں اللہ تعالیٰ نے انعام یافتہ لوگوں کے ان چار مراتب کا ذکر کیا ہے جن کو حاصل کرنے کے لئے ہم سورہ فاتحہ میں دعا مانگتے ہیں لہٰذا جب تک ہم "انعمت علیہم" والے گروہ کے افعال و اعمال کا گہری نظر سے جائزہ نہ لیں ہم ان راہوں کو اختیار نہیں کر سکتے جن کو انہوں نے اختیار کیا قرآن کریم میں اس کا ذکر نہایت تفصیل سے موجود ہے۔ قرآن کریم کے مطابق انبیاء کرام کا بنیادی مقصد خالق اور مخلوق کے درمیان نہ ٹوٹنے والا تعلق استوار کرنا ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے صحیح اور واضح ہدایات حاصل کرکے انسانوں کی راہنمائی کرتے ہیں اس لئے تمام انبیاء سب سے پہلے ایک خدا کی عبادت پر زور دیتے ہیں۔ اسی مقصد کے لئے ہم دعا کا آغاز ایاک نعبد و ایاک نستعین سے کرتے ہیں سورہ فاتحہ کی اس آیت سے پہلے والی آیت میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا نمایاں ذکر کرتے ہیں لیکن اس آیت میں ہم اللہ تعالیٰ کو براہ راست مخاطب کرکے مدد مانگتے ہیں کیونکہ انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ایاک نعبد ہی سے شروع ہوتا ہے۔ عبودیت انعاموں والے رستے پر سب سے پہلا قدم ہے اس لئے تمام انبیاء اپنے مشن کا آغاز لوگوں کو خدائے واحد کی پرستش کی طرف بلانے سے کرتے ہیں۔ یہ نبوت کی ایک مشترکہ کڑی ہے اور قرآن کریم کے مطابق "دین قیم" کا سب سے اہم حصہ ہے۔ فرمایا سورہ فاتحہ کی ابتدائی آیات میں بیان کردہ صفات الٰہی کو جان کر انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت موجزن ہوتی ہے اور بے اختیار عبادت کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور اسی سلسلہ میں صحیح رنگ میں عبادت کے لئے اھدنا الصراط المستقیم کے الفاظ کو اللہ تعالیٰ سے مدد اور راہنمائی کیلئے رجوع کیا جاتا ہے قرآن کریم کے مطابق جذبۂ عبودیت انسان کی فطرت میں اس طرح ودیعت کیا گیا ہے کہ معبود کا تصور انسان کی فطرت ثانیہ کی حیثیت رکھتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کے انبیاء اس کی راہنمائی حقیقی خدا کی طرف نہ کریں تو وہ اپنی فطرت میں ودیعت شدہ جذبہ کے تحت غلط اور جھوٹے معبودوں کی طرف رجوع کرنے لگتا ہے اور اس طرح اپنے لئے ہلاکت اور گمراہی کا راستہ چن لیتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی راہنمائی کے لئے اسقدر انبیاء بھجوائے ہیں اگر انسان کی فطرت میں عبودیت کا جذبہ نہ ہوتا تو وہ مذہب کو کبھی قبول نہ کرتا کیونکہ مذہب اپنے ساتھ بے شمار ذمہ داریاں اور مشکلات لے کر آتا ہے اور لوگوں کے لئے مشکلات کا راستہ اختیار کرنا دلکشی کا باعث نہیں ہوتا فرمایا عبادت نبوت کا جزو لاینفک ہے اور خالق و مخلوق کے درمیان ایک پل ہے جس کے ذریعے مخلوق کا خالق سے تعلق قائم ہوتا ہے قرآن کریم میں ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں جن میں انبیاء کرام نے اپنی اپنی قوم کو غلط اور جھوٹے خدا کی پرستش کے خلاف انتباہ کیا ہے خاص طور پر اسلام نے شرک کو ایک بہت بڑا اور ناقابل معافی گناہ قرار دیا ہے اس کی وجہ سے اسلام پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ اسلام کا خدا حاسد ہے جو اپنے سوا کسی کی عبادت برداشت نہیں کر سکتا حالانکہ یہ بات صحیح نہیں اللہ تعالیٰ انسانوں کو جھوٹے خداؤں کی پرستش سے ان کو اپنے فائدے کے لئے روکتا ہے قرآن کریم نے مختلف مقامات پر اس کی وضاحت کی ہے اور اس کے امتناع کی وجوہات دی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱ــ انسان جس کو معبود بناتا ہے اس کو اپنے لئے نمونہ بنا کر اس کی پیروی کرتا ہے جھوٹے خداؤں کی پرستش کے نتیجہ میں انسان ان کی کمزوریوں کو اختیار کرکے معاشرے کو خراب کرتا ہے۔

۲ــ اگر انسان غلط خدا کی پرستش کرے گا تو یہ تعلق یکطرفہ ہوگا کیونکہ ایسا معبود اس کی دعاؤں اور التجاؤں کا جواب نہیں دے سکے گا اور اس کی مدد نہیں کر سکے گا ایسی صورت میں اس کی عبادت کھوکھلی اور بے معنیٰ ہوگی۔ لہٰذا ایسا انسان خود اپنی طرف سے خصوصیات ایجاد کرکے اس نقلی معبود کی طرف منسوب کرنے لگے گا۔ گریک مائی تھالوجی (قدیم یونانی تہذیب) میں اس طرح ہوا کہ وہ لوگ عناصر قدرت کی پوجا کرتے تھے لیکن ان معبودوں کو خوش کرنے کا طریقہ نہیں جانتے تھے اس لئے ان خداؤں کے نام پر اپنے تخیل ہی سے مذہبی تعلیم بنالی تاریخ گواہ ہے کہ کس طرح سورج اور سمندر اور اس طرح کے دوسرے عناصر کو خوش کرنے کے لئے انسانی قربانیاں دی جاتی تھیں چند ہوشیار اور چالاک لوگ کاہن بن کر ان خداؤں کے نام پر بے حد ظالمانہ احکامات دیا کرتے تھے اور معصوم انسانوں پر مسلسل ظلم و استبداد روا رکھا جاتا رہا ایسا رویہ انسانی ترقی کو روک کر آزادانہ سوچ و بچار کی تمام راہیں مسدود کر دیا کرتا ہے

۳ــ تیسری لعنت جو بت پرستی کی پیدا کردہ ہے وہ انسان پرستی ہے جو بعض اوقات قدیم بادشاہوں میں نمرود اور فرعون کی شکل میں ظاہر ہوئی اور بعض اوقات مذہبی، سیاسی لیڈر ان جعلی خداؤں کے زندہ جانشین بن کر دنیا پر تباہیاں اور ہلاکتیں لاتے رہے۔ جب انسان انسان کے سامنے جھکنے پر مجبور ہو جاتا ہے تو نہایت خطرناک معاشرہ پیدا ہوتا ہے۔ فاشزم، کمیونزم اور ڈکٹیٹرشپ کا پیش خیمہ بت پرستی ہی ہوتی ہے۔ پس ان وجوہات کی بناء پر انسان کو اس کے اپنے فائدے کے لئے بت پرستی سے روکا گیا ہے۔ اس لئے انبیاء کرام کا سب سے پہلا کام ایک خدا کی عبادت پر زور دینا اور جھوٹے خداؤں کی پرستش کے خلاف محاذ آرائی ہوتا ہے حضور نے فرمایا فی زمانہ بت پرستی کی شکل بدل گئی ہے اب پتھروں کے بتوں سے انسان کو خطرہ نہیں لیکن اس کی جگہ جس بت پرستی نے لے لی ہے وہ سخت خطرناک ہے ایسے لوگ خدائی کا روپ دھار لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ یا کسی بھی شکل میں مذہب کی دخل اندازی پسند نہیں کرتے ایسے لوگوں نے خدا کی جگہ آئیڈیالوجی اور انبیاء کرام کی جگہ مارکس اور ماؤزے تنگ کو دے دی ہے ایسے لوگوں کی انانیت ہی ان کا خدا ہے وہ اپنے آپ کو اس دنیا کا خدا اور آقا سمجھتے ہیں وہ اپنے آپ کو کسی خدا کا محتاج نہیں سمجھتے وہ اپنے سوا کسی کے پاس جواب دہ نہیں ہیں وہ انسانوں کے مقدر کو بنانے اور بگاڑنے کی طاقت رکھتے ہیں کیا ایسے لوگ خدائی کے دعویدار نہیں تو اور کیا ہیں اور یہ خود ساختہ خدا زیادہ خطرناک ہیں جو بت پرستی کی پیداوار ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ ہر قسم کے جھوٹے خداؤں سے بچنے کی تلقین کرتا ہے کیونکہ بالآخر یہ انسان کی تباہی اور ہلاکت کا موجب بنتے ہیں اور اسی وجہ سے انبیاء کرام بلا استثناء سب سے پہلے انسانوں کو ایک خدا کی عبادت کی طرف بلاتے ہیں۔ انبیاء کرام کا دوسرا کام انسانوں میں محبت اور اخوت کے جذبات پیدا کرنا ہے اور ایسا معاشرہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر دیکھئے)

خطبہ جمعہ

روزہ گناہوں کیلئے ڈھال ہے

تیس دن مسلسل اس جدوجہد میں گزارو کہ تمہاری بدیاں چھٹ کر پیچھے رہ جائیں

اور

تمہاری نیکیاں رمضان کی برکت سے بڑھتے بڑھتے غیر معمولی چمک کے ساتھ آگے بڑھیں

خدا کرے ہمیں وہ لیلۃ القدر نصیب ہو جو خدا تعالیٰ کے ساتھ دائمی صلح کی رات ہو

فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۳۰ ہجرت ۱۳۶۵ ہش مطابق ۳۰ مئی ۱۹۸۶ء

بمقام مسجد فضل لندن ——— مرتبہ: عبد الحمید صاحب غازی لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور اقدس نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ

اور فرمایا:-

"رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اپنے اختتام کے آخری مراحل میں داخل ہو رہا ہے اور آج اکیسواں روزہ ہے جماعت میں کچھ عرصے سے

عبادت کا حق

ادا کرنے کی طرف متوجہ کر رہا ہوں۔ کمیت کے لحاظ سے بھی اور کیفیت کے لحاظ سے بھی۔ اس لحاظ سے بھی کہ عبادت کا معیار تعداد میں بھی بڑھایا جائے اور اس لحاظ سے بھی کہ عبادت کا معیار اس کی روح اور معنی کے لحاظ سے، اس کے مرتبے کے لحاظ سے بھی بڑھایا جائے گزشتہ چند دن پہلے ایک صاحب نے میری توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ جماعت احمدیہ میں جب لفظ عبادت بولا جاتا ہے تو ذہن معًا نمازوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور وہیں ٹھہر جاتا ہے اور نمازوں سے آگے بڑھ کر جو عبادت کا مفہوم ہے اس کی طرف عموماً ذہن منتقل نہیں ہوتے۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ ان خطبات کے نتیجے میں اللہ کے فضل کے ساتھ کہنا چاہئے بہتر لوگوں کی توجہ یعنی ان احمدی دوستوں کی توجہ جو پہلے نمازوں میں غافل تھے نمازوں کی طرف ہو گئی ہے اور جو نمازیں ادا کرتے تھے ان کا معیار بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اونچا ہوا ہے لیکن روزوں کے لحاظ سے جماعت معیار سے ابھی تک گری ہوئی ہے اور توجہ بھی پوری نہیں ہوئی اور کوئی ایسی غیر معمولی تبدیلی نہیں دکھائی دے رہی جس سے ہم اندازہ کر سکیں کہ وہ آپ کے مفہوم کو پوری طرح سمجھ رہے ہیں اور عبادت میں روزہ کو بھی داخل کر رہے ہیں کیونکہ اس سے پہلے رمضان کا مہینہ نہیں تھا اس لئے اس غلطی کی نشاندہی کی نشاندہی کی ہی نہیں جا سکتی تھی اب جبکہ

رمضان شریف کا مہینہ

آیا ہے تو لکھنے والے نے محسوس کیا کہ اس طرف ابھی نمایاں کمی ہے اور میں نے بھی اپنے عمومی تجربے پر نگاہ ڈال کر دیکھا تو ان کا توجہ دلانا بالکل برحق تھا۔ جماعت احمدیہ میں روزوں کی طرف بالعموم توجہ کم ہے اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ غیر احمدی علماء نے روزوں پر اتنا زیادہ ضرورت سے بڑھ کر اور اعتدال سے آگے نکل کر زور دیا ہے کہ اس کا ردّ عمل پایا جاتا ہے اور روزوں کے معاملے میں چونکہ اتنی سختی نہیں کرنی اس لئے جتنی کرنی چاہئے اس سے بھی گر گئے ہیں اور یہ بہت ہی ایک تکلیف دہ شکل ہے کیونکہ درحقیقت روزہ تو عبادت کا معراج ہے۔ روزہ سب عبادتوں میں افضل ہے اس میں ساری عبادتیں سمٹ جاتی ہیں اور تمام عبادتیں اپنے عروج پر پہنچ کر روزے کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اس سے اوپر صرف ایک حج کا مقام ہے اور حج کے بعد روزے کا مقام آتا ہے۔ باقی سب عبادتیں اس کی تابع ہیں۔ ان دونوں کے تابع آتی ہیں۔ پس اس پہلو سے روزوں میں غفلت ایک بہت ہی بڑا نقصان ہے جو جماعت احمدیہ برداشت کر رہی ہے اگرچہ یہ نقصان ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ میرا یہ اندازہ ہے کہ ہمارے خوشحال طبقے میں یہ کمی زیادہ ہے اور پاکستان سے باہر کی جماعتوں میں یہ کمی زیادہ ہے۔ مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر نئی نسلوں نے عبادت کے معیار میں ویسے ہی کمزوری دکھائی مگر نمازوں میں نسبتاً کم روزے میں بہت زیادہ۔ اب جب بار بار تلقین کی گئی تو بڑی خوشکن خبریں ساری دنیا کے ممالک سے آ رہی ہیں۔ صرف مغرب سے نہیں یا پاکستان ہندوستان سے نہیں بلکہ سب دنیا کے ممالک سے یہ خبریں ملتی ہیں کہ نمازوں کا معیار خدا کے فضل سے بہت بلند ہوا ہے لیکن روزے کے متعلق ایسی خوشخبری کسی نے ذکر نہیں کی۔ معلوم یہی ہوتا ہے کہ تجزیہ کرنے والے کی بات درست ہے جب ہم "عبادت" کا لفظ بولتے ہیں تو سننے والے احمدی بالعموم عبادت سے نمازیں قرار دے کر اسی کو کافی سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ عبادت میں اوّل حج ہے۔ سب سے بڑی عبادت ہے پھر روزے ہیں جو حج سے نیچے تمام عبادتوں کا خلاصہ ہیں اور

حواسِ خمسہ کی قربانیوں کا نچوڑ

ہیں۔ اسی طرح پھر نماز ہے جو مستقل عبادت اور غذا کی طرح ہے روح کے لئے بلکہ اس پہلو سے مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ روزوں کے متعلق میں آج کچھ کہنا چاہتا ہوں باوجودیکہ اس کے اب صرف ۹ روزے

باقی ہیں آج کے بعد پھر بھی رمضان کی برکتوں میں سے جتنا بھی حصہ کسی کو نصیب ہو جائے وہ بھی بہت بڑی غنیمت ہے اور اگر آج کی گزری ہوئی رات لیلۃ القدر نہیں تھی تو پھر لیلۃ القدر بھی ابھی آنے والی ہے جس کی تلاش میں چودہ سو سال سے اُمت ہمیشہ غیر معمولی توجہ کرتی رہی ہے اور غیر معمولی محنت دکھاتی رہی ہے توجہ جستجو کے لحاظ سے کہ کن ان دس راتوں میں سے آخری دس راتوں میں سے کون سی رات مُراد ہے اور محنت اس لحاظ سے کہ بعض لوگ راتوں کے اکثر حصے کو جاگ کر گزارتے ہیں کہ ہمیں بھی لیلۃ القدر کی گھڑی نصیب ہو جائے اس پہلو سے اس بات کا امکان چونکہ موجود ہے کہ بقیہ نو راتوں میں لیلۃ القدر کی رات بھی ہو اس لئے اب بھی توجہ دلائی جائے تو بہت زیادہ تاخیر نہیں ہوئی اور بہت بڑا استفادہ کرنے کا امکان روشن ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم روزے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مگر اس سے پہلے جو قرآن کریم کی آیات میں نے تلاوت کی تھیں ان کا ترجمہ اور مفہوم میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

فرمایا ـــ

"اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم تقویٰ کی باریک راہیں اختیار کرو اور تقویٰ کے اعلیٰ مضامین سمجھو اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ یہ تو گنتی کے چند دن ہیں اس لئے ان سے بھاگنے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں اور وہ چند دن بھی ایسے ہیں جن میں تمہیں خدا تعالےٰ کے تمہاری تکلیف کے پیش نظر استثناء سہولتیں بھی دیتا چلا جاتا ہے اور استثناء بھی مقرر فرماتا جاتا ہے اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ یہ تو گنتی کے چند دن ہیں۔ باوجود اس کے کہ چند گنتی کے دن ہیں فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ چند دنوں میں بھی خدا تعالےٰ اتنی سہولت مہیا فرما رہا ہے کہ تم میں سے جو مریض ہو یا سفر پر ہو اس کے لئے ضروری قرار نہیں دیا کہ اسی مہینے میں روزے رکھے بلکہ بعد ازاں جس وقت سہولت میسر آجائے وہ روزے رکھ سکتا ہے وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ہاں وہ لوگ جو روزے کی طاقت نہیں رکھتے اُن پر

روزے کا فدیہ

دینا ایک مسکین کے لئے۔ مسکین کو روزے کا فدیہ دینا ضروری ہے یہ جو آیت ہے دو طرح سے ترجمہ کی جاسکتی ہے

اَطَاقَ ـ يُطِيْقُ کا معنیٰ مثبت میں بھی لیا جا سکتا ہے اور منفی میں بھی لیا جا سکتا ہے۔ اس بات میں یہ خاص خوبی ہے اور قرآن کریم نے اس ایک لفظ میں دونوں معنے بیان فرما دئیے ہیں اور جو بعد میں آنے والی آیت ہے وہ اس مضمون کو اور زیادہ کھول دیتی ہے وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ کا

ایک معنیٰ

یہ ہے کہ وہ لوگ جو روزے کی طاقت نہیں رکھتے ان کے لئے فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ۔ فدیہ ہے ایک مسکین کا کھانا کھلانا اور دُوسرا

معنیٰ یہ ہے کہ وہ لوگ جو روزے کی طاقت رکھتے ہیں یا "ہٗ" کی ضمیر اگر فدیے کی طرف لے جائیں تو یہ معنیٰ ہوں گے کہ وہ لوگ جو فدیہ دینے کی طاقت رکھتے ہیں اُن کے لئے اس چھوڑے ہوئے روزے کے بدلے ایک مسکین کا کھانا کھلانا بطور فدیہ مقرر ہو گیا۔

ان دونوں معنوں کو بعد میں آنے والی آیت کے ساتھ ملا کر جب دیکھیں فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ جو شخص طوعی طور پر نیکی اختیار کرے اور نفلی رنگ میں کوئی نیکی کرنا چاہے تو اس کے لئے بہتر ہے اس آیت کے ساتھ ملا کر میں اس پوری آیت کا مضمون یہ سمجھتا ہوں کہ ایک معنیٰ یہ بنیں گے وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ کہ وہ لوگ جو روزے کی طاقت ہی نہیں رکھتے یعنی رمضان گزرنے کے بعد بھی وہ روزہ نہیں رکھ سکیں گے اور مستقل مجبور ہیں یعنی ساری زندگی کہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے، ایسے دائم المریض بھی ہوتے ہیں "عَلَى الَّذِيْنَ" کا معنیٰ ہے کہ اُن پر فرض ہے کہ وہ ضرور فدیہ دیں اور روزہ نہیں رکھ سکتے تو لازماً اس کا بدلہ فدیہ کے طور پر دیں

دُوسرا معنیٰ

ہے وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ اور وہ لوگ جو روزے کی طاقت رکھتے ہیں ان معنوں میں کہ مسافر ہیں ویسے طاقت موجود ہے مگر اللہ نے رخصت دی ہے مریض ہیں مگر عارضی مریض ہیں کل کو خدا تعالےٰ صحت عطا فرمائے پھر وہ روزے رکھ سکتے ہیں یا اتنے مریض نہیں ہیں کہ روزہ رکھیں تو جان نکل جائے گی اس میں کچھ طاقت ضرور رکھتے ہیں اور چونکہ یہ لوگ۔ یہ دونوں بعد میں روزے رکھ سکتے ہیں ان کے متعلق فرمایا ان کا فدیہ دینا فَمَنْ تَطَوَّعَ کے تابع ہوگا۔ چونکہ روزہ بعد میں رکھ لیں گے اس لئے فدیہ ان کا نفلی کام بن جائے گا اگر وہ نفلاً فدیہ دیں تو ان کے لئے بہت بہتر ہے کہ فدیہ بھی دیں رمضان کے دوران اور روزے بھی رکھیں رمضان کے بعد جب بھی خدا توفیق دے۔ یہ بہتر اس لئے بن جاتا ہے کہ زندگی کا اعتبار کوئی نہیں جو شخص عارضی مریض ہے یا مسافر ہے اگر روزے کی تمنا رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ یہ فرض اس کے سر سے اُتر جائے یا ایسے روزے سے محبت رکھتا ہے اور چاہتا ہے لیکن مجبور ہے اس کو چونکہ یقین نہیں ہو سکتا کہ وہ روزہ رکھنے تک بعد بھی زندہ رہے گا۔ اور اس کو توفیق بھی ملے گی روزے رکھنے کی تو اگر وہ نفلی طور پر احتیاطاً روزے کا حق فدیے کے طور پر ادا کر دے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے تاکہ خدانخواستہ اگر بعد میں اس کی روزہ رکھنے سے پہلے وفات بھی ہو جائے وہ کچھ نہ کچھ روزے کا حق ادا کر کے دنیا سے رُخصت ہو رہا ہوگا اس سے روزے کے مضمون میں اور زیادہ اہمیت آجاتی ہے اور خدا تعالےٰ کا منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ پسند فرماتا ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے بندے اس فریضے کو ادا کر دیں اور میرے حضور بری الذمہ ہو جائیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ ـــ جب

رمضان کی پہلی رات

آتی ہے تو شیطان اور سرکش جن قید کر دئے جاتے ہیں اور دوزخ

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے　کشتی نوح

فون : 27044
گرام : GLOBE XPORT

پیشکش :- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۸/۱ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

کے دروازے کو بند کر دیا جاتا ہے اور کھولا نہیں جاتا دوزخ کا کوئی دروازہ بھی کھلا نہیں رہنے دیا جاتا اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ بند نہیں رہنے دیا جاتا اور ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے کہ اے نیکی کے طلبگار نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے برائی کا ارادہ رکھنے والو برائی سے باز آجاؤ۔ اللہ بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرنے کا اعلان کرتا ہے اور ہر رات کو ایسا ہی ہوتا رہتا ہے جب تک کہ رمضان کی راتیں نہ گزر جائیں یہاں جو یہ فرمایا گیا کہ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اس سے مراد یہ تو نہیں ہے کہ دنیا میں کسی انسان پر بھی اس وقت اگر وہ مر جائے تو دوزخ حرام ہو جائے گی۔ مراد یہ ہے کہ جو رمضان کو قبول کرتے ہیں اور یہ حذف ہے کہ اس میں جو لوگ رمضان کو قبول نہ کریں اُن کے متعلق یہ سوچنا کہ دوزخ کے دروازے اُن پر بند کر دیئے جائیں گے بالکل بے معنی بات ہے بلکہ اُلٹ اثر ظاہر ہونا چاہیئے۔ جو رمضان سے گزر رہا ہو اور اس کے باوجود رمضان کے دوران اس پر دوزخ کے دروازے کھلے رہیں وہ بہت ہی بدقسمت انسان ہوگا

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور یہ ابوہریرہؓ کی روایت ہے صحیح بخاری میں کہ

روزہ گناہوں کیلئے ڈھال ہے

نہ تو فحش کام کیا جائے اور نہ جہالت کی بات اگر کوئی شخص اس روزہ دار سے جھگڑے یا گالی دے تو روزہ دار اُس سے کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں دو بار کہہ دے۔ "قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں روزے سے ہوں۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے وہ کھانا پینا اور مرغوبات محض میرے لئے چھوڑتے ہیں یعنی اللہ تعالے فرماتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی زبان میں خدا کی طرف منسوب کرکے یہ بات کہی گئی ہے وہ کھانا پینا اور مرغوبات نفس محض میرے لئے چھوڑتا ہے روزہ خاص میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کا صلہ دیتا ہوں اور ہر نیکی پر دس گنا ثواب ملتا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا یہ حضرت سہیلؓ سے روایت ہے یہ بھی صحیح بخاری سے لی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا

جنت کا ایک دروازہ ہے

جس کا نام ریّان ہے قیامت کے دن اس دروازے سے بجز روزہ داروں کے اور کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں اور ان کو آگے بلایا جائے گا اور اس دروازے سے صرف ان کو ہی داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو

دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں

ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ یہاں رمضان کا وہی مفہوم بیان کیا گیا ہے جو قرآن کریم کی اس آیت کی روشنی میں میں نے بیان کیا تھا کہ ہر شخص کے لئے جہنم کے دروازے بند نہیں ہوتے مراد یہ ہے کہ جہنم کے دروازے بند ہونے کا ایک امکان پیدا ہو جاتا ہے اور بڑا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جس کے لئے یہ امکان پیدا ہو کہ جہنم کے سب دروازے اس پر بند کر دیئے جائیں اور پھر بھی وہ ایسے اعمال بجا نہ لا سکے جن کے نتیجے میں وہ دروازے بند کئے جاتے ہیں۔

یہ مضمون کہ جہنم کے سب دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں یہ سمجھنے کے لائق ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا رمضان کا تعلق یا روزے کا تعلق حواس خمسہ سے ہے کوئی ایک بھی انسانی حواس نہیں ہے جو روزے سے متاثر نہیں ہوتا اور ہر ایک کے اوپر لگام آجاتی ہے۔ ہر ایک انسانی تمنّا کے اوپر ایک پابندی عائد ہو جاتی ہے اس لئے خالصتہً سارے کا سارا انسان خدا تعالےٰ کے حضور کچھ قربانی کر رہا ہوتا ہے چونکہ جہنم کے دروازے دراصل حواس خمسہ کے دروازے ہی ہیں جب حس آزاد ہوتی ہے اور گناہ کی ترکیب ہوتی ہے تو حس کے دروازے سے انسان جہنم میں داخل ہوتا ہے۔ جب مزا آزاد ہوتا ہے تو ایسی چیز کی لذت حاصل کرتا ہے جو خدا نے اس پر حرام کر دی ہے تو مزے کے دروازے سے انسان جہنم میں داخل ہو رہا ہوتا ہے اسی طرح نظر آزاد ہو جاتی ہے اور اسی طرح زبان آزاد ہو جاتی ہے اسی طرح کان آزاد ہو جاتے ہیں اسی طرح دیگر حسیات ہے تو جہنم کے دروازوں سے مراد یہ ہرگز نہیں ہے کہ وہاں کوئی گیٹ لگے رہے ہیں جو مادی لحاظ سے دروازے ہیں اور اُن کو بند کیا جاتا ہے یا اُن کو کھولا جاتا ہے مراد یہ ہے کہ انسانی حسیں ہی ہیں اور چونکہ پانچ حسیں انسان کی ایسی ہیں جن سے لذت یابی ممکن ہے خدا کی مرضی کے مطابق بھی اور خدا کی مرضی کو چھوڑ کر بھی گیٹ کریش GATE CRASH کرکے بھی انسان لذت حاصل کر سکتا ہے اور خدا کی رضا کے تابع بھی رہ کر لذت حاصل کر سکتا ہے۔ پس رمضان میں دروازے بند کرنے سے مراد یہ ہے کہ مومن اپنے اوپر یہ سارے دروازے بند کر لیتے ہیں۔ جن رستوں سے اُن کے جہنم میں جانے کا احتمال ہے اور بڑا ہی بدقسمت انسان ہے وہ جس کو خدا تعالےٰ نے یہ موقعہ مہیا فرمایا ہو کہ اُس کے سارے دروازے خدا کی رضا کی خاطر بند ہو جائیں یعنی جہنم میں جانے والے اور پھر بھی وہ زبردستی گیٹ توڑ کر جہنم میں داخل ہو جائے۔ اب کھانا پینا جائز ہے اور یہ دروازہ ایسا ہے اگر حدود کے اندر رہ کر انسان کھائے اور پیئے اور جو جائز چیزیں ہیں صرف اُن سے لذت یابی کرے تو یہ جہنم کا دروازہ نہیں بنتا مگر رمضان کے دنوں میں جب روزہ شروع ہوتا ہے اس وقت سے لے کر جب روزہ ختم ہوتا ہے اس وقت تک خدا نے یہ دروازہ بند کر دیا اور

ساری حلال چیزیں

بھی اس وقت حرام ہو جاتی ہیں تو جو اس دوران گیٹ توڑتا ہے اور بے وجہ ان لذتوں کے حصول کی کوشش کرتا ہے جو خدا نے عام حالات میں جائز رکھیں مگر بعض خاص حالات میں حرام کر دی اس کی زندگی کے سارے کھانے عملاً حرام ہو جاتے ہیں اور اس طرف لوگ بہت کم توجہ کرتے ہیں گویا وہ ساری زندگی جو کھاتا رہا اس نے ثابت کیا کہ میں

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)
S.K. GHULAM HADI & BROTHERS REDY MADE GARMENTS
DEALERS- CHANDAN BAZAR BHADRAK & BALASORE (ORISSA)

حلال کی وجہ سے نہیں کھا رہا تھا۔ میں نے تو کھانا ہی کھانا تھا خدا نے جب حرام کر دیا تب بھی میں نے کھا کر دکھایا ہے تب میں کیوں سارک گیا ہوں اس لئے یہ دروازہ دراصل جہنم کا دروازہ بن جاتا ہے اس کی ساری عمر کے کھانے اس کے سارے عمر کے مشروبات اور لذت یابی جو منہ کے رستے حاصل کر رہا ہے وہ ساری حرام کے زمرے میں داخل ہو جاتی ہے تو روزہ ترک کرنا ایک بہت ہی بڑا گناہ ہے اور بہت ہی خطرناک کمزوری ہے جو انسان دکھاتا ہے چند دن کی تکلیف سے بچنے کے لئے۔

اس معاملے میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جماعت احمدیہ چونکہ بہت زیادہ غلو سے بچنے کی کوشش کرتی رہی ہے بر عبداً ان میں اس لئے یہاں غلو سے بچتے بچتے اصل معیار سے بھی گر گئی

بعض علاقے ہیں

مثلاً صوبہ سرحد میں پٹھانوں کے علاقے ہیں وہاں تو اتنا زیادہ زور دیا جاتا ہے روزے پر کہ جن پر خدا نے فرض نہیں کیا ان پر بھی فرض کرتے ہیں اور بعض دفعہ روزہ زبردستی رکھوا تے رکھواتے گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جاتے ہیں یعنی یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ بعض مسافر جو بے ہوش ہو جائیں ان کے منہ میں پانی نہیں ڈالتے جب تک پہلے مٹی ڈال کر نہ دیکھیں اگر مٹی خشک نکل آئے تو کہتے ہیں اب اس کو پانی دیا جا سکتا ہے اور اگر مٹی میں ذرا بھی طراوت آ جائے تو سمجھتے ہیں کہ ابھی موقعہ نہیں آیا کہ اس کو پانی دیا جائے .... اور نیکی گناہ بن گئی ہے اور ان کے روزے بھی دراصل بے معنی ہو جاتے ہیں کیونکہ روزہ یا کوئی اور نیکی محض اس بناء پر نیکی بنتے ہیں کہ

خدا کی رضا کی خاطر

وہ کام کیا جا رہا ہے جب اپنی جہالت کو اور اپنے دل کی سختی کو دوسروں پر ٹھونسا جائے تو وہ رضائے باری تعالےٰ کی حد سے نکل جاتی ہے اور نیکی نہیں رہتی بلکہ ایک بد سرشتہ کے طور پر انسان سے خود بخود ظاہر ہوتی ہے۔ اسی لئے اس قسم کے واقعات تشدد کے دیکھ کر احمدیوں نے جن کو توازن کی طرف بلایا گیا جن کو اسلام کی اصل روح قائم رکھنے کی ہدایت بار بار ملی ان کو ردعمل پیدا ہوا اور ردعمل مگر نہایت ہی غلط پیدا ہوا بجائے اس کے کہ توازن پر قائم رہتے وہ دوسری طرف نکل گئے اور روزے میں حد سے زیادہ نرمی شروع ہو گئی حالانکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ بہت ہی اہم عبادت ہے اور کھانے پینے کے معاملے میں اپنے نفس کو سختی سے بچا لینا ساری عمر کے خدا تعالےٰ کے دیئے ہوئے رزق کی ناقدری کرنے کے مترادف ہو جاتا ہے اس لئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے

عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ مائیں ایسے بچوں پر یہ رحم کرتی ہیں کہ ان کی ابھی عمر نہیں آئی اس لئے روزہ نہ رکھنے دیا جائے اور بعض دفعہ بچے بلکہ زیادہ شوق دکھاتے ہیں اور مائیں زبردستی روکتی ہیں۔ یہ درست ہے کہ بچوں پر روزے فرض نہیں مگر بچپن سے ہی جب سے نمازیں شروع کرتے ہیں بچے اگر ان کو روزے کے آداب نہ سکھائے جائیں ان کو روزے کے نمونے نہ دیئے جائیں یعنی ان کو روزے کی عادت نہ ڈالی جائے تھوڑی تھوڑی تو ان کے اندر جب وہ بالغ ہوتے ہیں تو پھر روزے کی اہمیت باقی نہیں رہتی

ہمیں تو یاد ہے

قادیان کے زمانے میں جب، خدا کے فضل سے روزے کا معیار بلند تھا اور سوائے مجبوری کے کوئی احمدی روزہ نہیں چھوڑتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت تھی۔ صحابہ زندہ تھے اولین تابعین زندہ تھے جنھوں نے صحابہ سے تربیت حاصل کی تھی اس لئے اُس زمانے میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ احمدی روزے میں کمزور ہیں اور طریق یہی تھا کہ بچپن سے ہی مائیں گھروں میں تربیت دیتی تھیں اور نو دس سال کی عمر سے بچے روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے اور بلوغت سے مراد انگریز کی مقرر کردہ بلوغت نہیں لی جاتی تھی کہ انگریز نے ۱۲ سال کہہ دیا تو ۲۱ سال میں بالغ ہوگا اور ۲۱ سال میں شریعت فرض ہوگی انگریز نے ۱۸ مقرر کر دیئے تو ۱۸ سال کے بعد شریعت فرض ہوگی بلکہ انسانی اصطلاح میں عرف عام میں جب بھی انسان بالغ ہوتا تھا وہ پورے روزے رکھنے کی کوشش کرتا تھا اور چونکہ

روزے کی بلوغت

کے معاملے میں کچھ اختلافات فقہاء میں بھی پائے جاتے ہیں اور نشوونما کی عمر کے بچوں کے لئے نسبتاً سہولت بھی دے رہے ہیں بعض فقہاء اس لئے اس معاملے میں بھی سختی غیر معمولی نہیں کی جاتی بلکہ جس کو کہتے ہیں ENCOURAGE کرنا' حوصلہ افزائی کرنا' حوصلہ افزائی کے طور پر کوشش کی جاتی تھی کہ جو بچے بالغ ہو چکے ہیں یعنی ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵ کی عمر میں داخل ہو جائیں وہ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ رمضان کے روزے رکھیں اور جب وہ پختہ عمر میں پہنچتے تھے یعنی ۱۸، ۱۹، ۲۰ سال کی عمر میں تو پھر تو لازماً پورے کے پورے رمضان کے روزے رکھا کرتے تھے۔

(باقی مسلسل ص۸ پر دیکھئے)

● درس القرآن ● درس الحدیث ● ارشادات قرآن
● تلخیص کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ● تاریخ کے اوراق
● سائنس کی دنیا ● صحت و زندگی ● علمی و تبلیغی مضامین
اور ● لجنہ و اطفال کے مخصوص صفحات
یہ ہیں خصوصیات
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ترجمان
ماہنامہ مشکوٰۃ قادیان
کی
خود بھی پڑھیئے ـــ اوروں کو بھی پڑھائیے
اشاعت کا منتظر
(مینیجر مشکوٰۃ)

ہو الناصر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں
معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور
خریدنے کے لئے تشریف لائیے
الرؤف جیولرز
۱۲ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
فون نمبر ۶۱۷۰۲۹۹

اس پہلو سے رفتہ رفتہ خصوصاً تقسیم کے بعد میں نے دیکھا کہ کمزوری آئی ہے۔

دوسری بات

رمضان کے روزوں کے سلسلے میں جو قادیان میں رائج دیکھی اور بہت ہی ضروری اور مفید تھی جس کو میں نے دیکھا ہے کہ بعد میں بہت گھروں میں ترک کر دیا گیا وہ یہ تھی کہ روزہ شروع ہونے سے پہلے بچوں کو اُس وقت نہیں اُٹھاتے تھے کہ صرف کھانے کا وقت رہ جائے بلکہ لازماً اتنی دیر پہلے اُٹھاتے تھے کہ کم از کم وہ چار نوافل بچہ پڑھ لے۔ اور مائیں کھانا نہیں دیتی تھیں بچوں کو جب تک پہلے وہ نفلوں سے فارغ نہ ہو جائیں۔ سب سے پہلے اُٹھ کے وضو کرواتی تھیں۔ اور پھر وہ نماز نوافل پڑھاتی تھیں تاکہ ان کو پتہ لگے کہ اصل روزے کا مقصد روحانیت حاصل کرنا ہے۔ تہجد پڑھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کریں پھر وہ کھانے پہ بھی آئیں۔ اور اکثر اوقات اِلّا ماشاء اللہ تہجد کا وقت کھانے کے وقت سے بہت زیادہ ہوتا تھا۔ کھانا تو آخری دس پندرہ منٹ میں بڑی تیزی سے بچے کھا کر فارغ ہو جاتے تھے اور تہجد کے لئے اُن کو آدھا گھنٹہ پون گھنٹہ اتنا ضرور مہیا کر دیا جاتا تھا۔

اب جن گھروں میں بچوں کو روزہ رکھنے کی ترغیب بھی دی جاتی ہے۔ اُن کو اس سلیقے کے ساتھ نہیں روزہ رکھوایا جاتا کہ جو زیادہ اہم چیز ہے اُس کی طرف متوجہ ہوں۔ بلکہ آخری منٹوں میں جب کھانے کا وقت ہے وہ کہہ دیا جاتا ہے کہ آؤ روزہ رکھ لو اور اسی کو کافی سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے درست ہے کہ اسلام توازن کا مذہب ہے۔ میانہ روی کا مذہب ہے۔ لیکن میانہ روی کا مذہب ہے۔ نرم روی کا مذہب تو نہیں۔ میانہ روی اختیار کرو جہاں خدا نے فرض قرار دیا ہے وہاں اُس کو فرض سمجھو جہاں فرض نہیں قرار دیا وہاں اس رخصت سے خدا کی خاطر استفادہ کرو۔ یہ نیکی ہے اس کا نام میانہ روی ہے۔ اس لئے جماعت کو اپنے روزے کے معیار کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے اور روزہ رکھوانے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے اور روزے کا معیار بڑھانے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے معیار میں ایک توضیح کی

تہجد کی نماز

ہے۔ دوسرے روزے کے دوران کے آداب میں روزے کے دوران لڑائی جھگڑا تیز گفتگو، ناجائز حرکات، یہ ساری چیزیں بے معنی ہیں اور لغو ہو جاتی ہیں مومن کے لئے اور یہ ایک تربیت کا دور ہے جس شخص کو ایک مہینہ یہ تربیت ملتی ہے جو اُس نے [illegible] میں یہ قابو رکھنا ہے اُس سے توقع یہ کی جاتی ہے کہ وہ مہینہ گذرنے کے بعد بھی زبان پہ قابو ہی رکھے گا۔ یہ مراد تو نہیں ہے کہ مہینے کا انتظار ہو رہا ہے۔ مہینہ ختم ہو تو پھر میں گالیاں شروع کر دوں جس کو ایک مہینہ ذکر الٰہی کی عادت پڑ جائے جس کی زبان تر ہو اللہ کی محبت اور پیار سے۔ جس کا دل بھرا ہو اللہ کے ذکر سے۔ ایک مہینے کے بعد اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ واپس اپنی پُرانی گندی عادتوں کی طرف لوٹ جائے گا یہ ایک بالکل لغو اور بے معنی توقع ہے اگر وہ لوٹتا ہے تو پھر وہ روزے کو سمجھا ہی نہیں اُس نے روزے سے فائدہ ہی نہیں اُٹھایا۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے ایک مہینہ کسی کو اچھی غذا کھلائی جائے اور وہ انتظار کر رہا ہو کہ مہینہ ختم ہو تو پھر میں دوبارہ گند کھانا شروع کر دوں اور مہینہ ختم ہونے پر کہے کہ بہت اچھا شکر ہے ایسا موقعہ آ گیا اچھی غذائیں جائیں جہنم میں اب میں گند کھانا شروع کرتا ہوں۔ روزہ تو باقی گیارہ مہینوں کی بھی ضمانت دینے کے لئے آتا ہے۔ باقی گیارہ مہینوں کے بھی آداب سکھانے کے لئے آتا ہے۔ لیکن اس مہینے میں آداب سکھائے جائیں تو باقی گیارہ مہینے اُن آداب کا اثر پڑے گا! اگر صرف بھوک کا نام روزہ ہے تو پھر تو انسان روزے کی اکثر نیکیوں سے محروم رہ جائے گا۔ اکثر فوائد سے محروم رہ جائے گا۔ اس لئے اپنے گھروں کو بقیہ دن جتنے بھی باقی ہیں اُن کو

آداب کی قیکٹریاں

بنا دو۔ اسلامی آداب، اسلامی اخلاق، جو جو کمزوریاں عام حالات میں بچوں میں پائی جاتی ہیں اُن کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوں اور روزے کا واسطہ دے کر آنحضرت صلعم کے ارشادات بتا بتا کے

بچوں کو سمجھاؤ

کہ تم پہلے زبان میں ایسی بے احتیاطی کر لیا کرتے تھے اب روزہ آ گیا ہے اب بالکل نہیں کرنی۔ اور اسی طرح دیگر امور میں بھی تلاوت کی عادت ڈالنا ذکر الٰہی کی عادت ڈالنا، دعاؤں کی عادت ڈالنا، حُسنِ سلوک کی عادت ڈالنا، حقوق کی ادائیگی کی عادت ڈالنا۔ زبان کو جھوٹ سے کُلّیتہً پاک کرنے کی عادت ڈالنا۔ صاف اور سچی بات کی عادت ڈالنا، قولِ سدید کی عادت ڈالنا یہ سارے مواقع میں روزے کے لئے۔ پس جب آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ جہنم کے سارے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں تو ساتھ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جنّت کے سارے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ تو صرف منفی پہلو نہیں رکھنا بلکہ اُس مثبت پہلو پر بھی نظر رکھیں۔ اور یہ دروازے کھولیں گے تو کھلیں گے نا۔ اگر آپ نے اپنے حواسِ خمسہ میں سے ہر ایک کے لئے اس عرصے میں نیکی کے دروازے نہ کھولے تو جہنم کے دروازے تو بند کر رہے ہو نگے لیکن بے مقصد اُس کے بدلے کوئی نیکی کا دروازہ نہیں کھول رہے ہو نگے۔ پس مراد یہ ہے کہ ہر بدی کے بدلے ایک خوبی پیدا کرو۔ ہر بدصورتی کے بدلے ایک حُسن پیدا کرو اور تیس دن مسلسل اس جدوجہد میں گذار دو کہ تمہاری بدیاں چھٹ کر پیچھے رہ جائیں اور تمہاری نیکیاں رمضان کی برکت سے بڑھتے بڑھتے نمایاں ہو کر

غیر معمولی چمک

کے ساتھ آگے بڑھیں۔ اور ہر رمضان جو گذرتا ہے وہ پہلے سے بہتر حالت میں تمہیں پائے۔ یہ مقصد ہے روزے کا اور جماعت احمدیہ کو اس طرف خصوصیت کے ساتھ اب توجہ کرنی چاہیئے بلکہ وقت ہے کہ اس کے متعلق جہاد شروع کیا جائے۔ عالمی پیمانے پر۔ جس طرح عبادت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم باقی سب کو غیر معمولی طور پر پیچھے چھوڑ گئے ہیں اسی طرح روزے کے میدان میں بھی انشاء اللہ یہ عہد کر کے اُٹھیں کہ ہم نے لازماً باقی سب دُنیا کے مسلمان کہلانے والے ہوں یا دوسرے ہوں سب کو پیچھے چھوڑ دینا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا روزوں کی طرف جو رجحان ہے، رجحان تھا وہ آپؑ کے الفاظ میں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ "میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔" پھر فرماتے ہیں۔ "ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزے کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئی خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ یہ ایک ایسا

لطیف مضمون

ہے جو سوائے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے آج تک کسی مفسر نے روشن نہیں فرمایا۔ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۔ بالکل ایک اور رنگ میں اس آیت کا مضمون کھل گیا کہ وہ لوگ جو روزے کی طاقت نہیں رکھتے لیکن تمنا رکھتے ہیں اور حسرت رکھتے ہیں کہ کاش ہم بھی روزہ رکھ سکیں۔ اُن کے لئے ترکیب یہ بتائی جاتی ہے کہ وہ فدیہ دیں۔ ایک غریب کا پیٹ بھریں اُس کی دعائیں لگیں گی تو اللہ تعالےٰ روزے کی توفیق بھی عطا فرما دے گا۔ غرضیکہ حصولِ طاقت کے لئے فدیہ ہے جواب ہے کہ جن لوگوں کو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں وہ بیقرار ہیں اُن کو بتاتے ہیں کہ اگر وہ فدیہ ادا کریں گے تو خدا تعالیٰ اُن کی توفیق کو بڑھا دے گا۔ فرماتے ہیں "ہر شئی

خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزے کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دُعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور یہ کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا اُن فوت شدہ روزوں کا حق ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اُس سے توفیق طلب کرے تو

مجھے یقین ہے کہ

ایسے دل کو خدا طاقت بخشے گا۔" پھر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ "جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے ملا کشف میں"۔ ——— حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مسلسل ایک دفعہ چھ ماہ کے روزے رکھے اور غذا کم کرتے کرتے یہاں تک کم کر دی کہ آپ فرماتے ہیں کہ عام طاقت کا انسان اگر اس غذا پہ آتا تو مر جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طاقت عطا فرمائی اور غیب سے اس لحاظ سے بھی رزق عطا فرمایا کہ جس غذا پر عام انسان زندہ نہیں رہ سکتا اس غذا پر حضرت مسیح موعودؑ کئی ماہ تک گذارہ فرماتے رہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے عبادت کے حقوق بھی ادا کرتے رہے۔ اتنی طاقت کے ساتھ رہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں احسانات فرمائے اُن میں ایک یہ بھی تھا کہ انبیاء کا گروہ مجھے ملا اور اُنہوں نے کہا تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ اس سے باہر نکل۔ اسیطرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اُسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔ اس کی مثال ویسے ہی ہے جیسے آنحضرت صلعم کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو کیوں اپنی جان کو ہلاک کر رہا ہے ان لوگوں کے غم میں۔ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَسَفًا۔ پھر فرمایا۔ "فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِيْنَ"۔ کہ اے محمد تو اپنے آپ کو اس غم میں کیوں ہلاک کر رہا ہے۔ کہ یہ لوگ ایمان نہیں لا رہے۔ یعنی حضور اکرمؐ تو غم میں ہلاک ہو رہے ہیں اور اللہ روک رہا ہے جن کی خاطر ہلاک ہو رہے ہیں کہ نہیں بس آگے قدم نہیں بڑھانا اتنا ہی بہت ہے۔

اتنا زیادہ غم نہ کر

تو جب انسان خدا کی خاطر اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اُس کو مشقت سے روکتا بھی ہے اور اس پر اس معنے میں بھی اپنے رحم کی تجلی فرماتا ہے۔ پس رمضان کا جتنا بھی وقت باقی ہے اس سے فائدہ اُٹھائیں اور یہ نہ ہو کہ آخر یہ بہت سے لوگ حسرت سے یہ کہتے ہوئے اس رمضان سے گذریں کہ اب کے بھی ان بہار کے یوں ہی گذر گئے خدا کی طرف سے دعائی بہار کے دن آئے بھی اور ہم اس سے فائدہ نہ اُٹھا سکے جو لوگ لیلۃ القدر کے خواہاں ہیں اور لیلۃ القدر کی تلاش میں رمضان کی آخری راتوں میں سعی کرنے والے ہیں اُن لوگوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ لیلۃ القدر کی جو علامتیں عام طور پر مشہور اور معروف ہیں وہ تو ایسی ہیں جو بعض دفعہ اتفاقات سے بھی پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بجلی کی کڑک ہے بارش کا ہلکی ہلکی بارش کا رحمت کی بارش کا ہونا۔ یا دل کی کیفیات کا کسی خاص وقت میں خاص موڈ میں آجانا اور اللہ تعالیٰ کی خاص محبت کا محسوس کرنا۔ یہ سب کیفیات ہیں جو مختلف انسانوں پر مختلف حالتوں میں طاری ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے یقین کے ساتھ آدمی نہیں کہہ سکتا کہ جس تجربے سے وہ گذرا ہے وہ ضرور لیلۃ القدر کا تجربہ تھا۔ لیکن ایک بات میں

یقین کے ساتھ آپ کو بتاتا ہوں

اگر وہ آپ کو نصیب ہو گئی تو لازماً آپ کو لیلۃ القدر نصیب ہو گئی۔ اس آخری عشرے میں جب بھی وہ رات آپ کو ملی جس رات آپ نے اپنے گناہوں سے ہمیشہ کے لئے کلیتہً سچی توبہ کر لی اور ایسی توبہ کی کہ پھر آپ لوٹ کر اُن گناہوں میں واپس نہیں جائیں گے تو یقین جانیں کہ وہی آپ کے لئے لیلۃ القدر ہے اور وہ ہزار مہینوں سے بہتر رات تھی جو آپ کے اوپر آگئی۔ اس کے بعد آپ کے لئے کوئی خوف نہیں ہے پھر اولیاء اللہ میں آپ کے داخل ہونے کے دن آنے والے ہیں اس لئے ایسی رات کی تلاش کریں جو گناہوں سے توبہ کی رات بن جائے اور ایسی توبہ کی رات بنے کہ اس کے بعد پھر آپ مڑ کر اُن گناہوں کی طرف نہ دیکھیں۔ پھر آپ کی جتنی بھی راتیں آئیں گی آپ کے لئے لیلۃ القدر ہی ہیں اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہمیشہ آپ پر نازل ہوتی رہیں گی اس لئے ان دعاؤں کے ساتھ رمضان کا آخری عشرہ گذاریں اور

اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے

خصوصیت کے ساتھ دُعا کریں رمضان کے شروع ہونے سے ایک دو روز پہلے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک رات مجھے بار بار مسلسل اس دُعا کی طرف متوجہ فرمایا۔ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ۔ اور یہ نظارہ بار بار میں دیکھتا رہا کہ ابھی کچھ آفات جماعت کے سامنے باقی ہیں اُن آفات کو ٹالنے کے لئے میں مختلف دُعائیں کرتا ہوں۔ اور کچھ ان سے بچتا ہے اور پھر بھی وہ باقی رہتی ہیں پھر میری توجہ اس طرف مبذول ہوتی ہے کہ "رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ ......" کی دُعا کرنی چاہیئے اور جب میں دُعا کرتا ہوں تو جس طرح تیزاب سے زنگ گھل جاتا ہے یا صبح صادق سے اندھیرے دُھل جاتے ہیں اسی طرح وہ آفات بالکل زائل ہو جاتی ہیں اُن کا کوئی نشان باقی نہیں رہتا۔ تو چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بات صرف اپنے تک محدود رکھنے کے لئے نہیں بلکہ ساری جماعت کو بتانے کی خاطر ظاہر فرمائی ہے مجھے پر اس لئے رمضان کے آخری عشرے میں خصوصیت کے ساتھ اس دُعا کا بھی ورد کریں اور حضرت مسیح موعودؑ نے تو ایک موقعے پر یہ فرمایا کہ یہ دُعا

اسمِ اعظم

ہے۔ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ ...... وارحمنی۔ اسم اعظم ہے اس سے بڑی اور کوئی دُعا نہیں ہے جو ہر کیفیت پر حاوی ہے اس لئے باقی دُعاؤں کے علاوہ جو قرآنی دُعائیں ہیں انبیاء کی دُعائیں ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی دُعائیں سکھائی ہیں یا جو دِل کی کیفیت سے خود بخود پھوٹتی ہیں۔ اُن کے علاوہ اُن کو چھوڑ کر نہیں۔ اس دُعا کی طرف بھی خصوصیت کے ساتھ توجہ کریں۔ خدا کرے ہمیں وہ لیلۃ القدر نصیب ہو جو دائمی صلح کی رات ہے یعنی خدا تعالیٰ کے ساتھ

دائمی صُلح کی رات

ہے اور جس کے نتیجے میں پھر خدا تعالیٰ کے فضلوں کی ہمیشہ کے لئے ضمانت حاصل ہو جاتی ہے۔

خطبہ جمعہ ——— وقف کے دوران فرمایا ———

نماز جمعہ کے معاً بعد مکرمہ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ کی نماز جنازہ غائب ہو گی۔ یہ ہمارے سلسلے کے ایک مخلص مبلغ مربی نسیم احمد شمس کی والدہ تھیں اور ماسٹر محمد عبد العزیز صاحب چک ۳۲/۲ ج ب ضلع وہاڑی کی اہلیہ تھیں۔ نسیم احمد صاحب شمس کیونکہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سیرالیون میں ہیں اور کل اس لئے وہ اپنی والدہ کی بیماری یا وفات میں وہاں نہیں پہنچ سکے۔ اس لئے خصوصیت کے ساتھ ان کے لئے بھی اور ان کے پس ماندگان کے لئے بھی اور ہمارے احمدی مبلغ بھائی کے لئے بھی دُعا کریں۔ نماز جمعہ کے معاً بعد نماز جنازہ ہو گی۔ عباد اللہ رحمکم اللہ ......

قسط نمبر ۲

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

داعیاً الی اللہ

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۱۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی سرگرمیوں میں آپ کے حسن سلوک اور حسن تدبیر کو بھی نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ آپ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر بسا اوقات پتھر دل موم بن کر آستانہ الٰہی پر پگھل جاتے اور اکڑی گردنیں رب کریم کے حضور اس طور پر جھک جاتیں کہ جیسے ان میں کبھی اکڑ تھی ہی نہیں اور اشد ترین دشمن اس طور پر دوست بن جاتے کہ ان سے بڑھ کر کوئی دوست نہ ہوتا۔ بطور مثال ایک تاریخی شہادت ملاحظہ ہو۔

یمامہ کا رئیس ثمامہ بن اثال اسلام کے اشد ترین دشمنوں میں سے تھا اور اسلام کی عداوت میں اس قدر آگے بڑھا ہوا تھا کہ مسلمانوں کے قتل کے درپے رہتا تھا۔ سلسلہ ہجری میں محمد بن مسلمہ نے اسے قید کر کے دربار نبوی میں حاضر کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دیکھتے ہی پہچان لیا۔ باوجود اس کے کہ ثمامہ نے ایک بار حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا بھی ارادہ کیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے حسن کو عملی جامہ پہنا کر ارشاد فرمایا کہ ثمامہ کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ ثمامہ کو مسجد نبوی میں ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز اس کا حال دریافت فرماتے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتا رہا کہ اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو یہ آپ کا حق ہے کیونکہ میرے خلاف خون کا الزام ہے اگر احسان کریں تو آپ مجھے شکر گزار پائیں گے۔ اور اگر آپ فدیہ لینا چاہیں تو میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے روز فرمایا کہ اسے کھول دو۔ [illegible] ثمامہ جلدی جلدی مسجد سے باہر نکل گیا۔ لوگوں نے خیال کیا کہ [illegible] وطن چلا جائے گا مگر ثمامہ کا دل مفتوح ہو چکا تھا۔ وہ جلدی نہا دھو کر واپس آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا یا رسول اللہ! ایک وقت تھا کہ مجھے تمام دنیا میں آپ کی ذات سے اور آپ کے دین سے اور آپ کے شہر سے سب سے زیادہ دشمنی تھی لیکن اب آپ کی ذات، آپ کا دین اور آپ کا شہر سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ ثمامہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے آدمیوں نے جس وقت مجھے آپکڑا میں اس وقت خانہ کعبہ عمرہ کے لئے جا رہا تھا۔ اب حضور کا کیا ارشاد ہے۔ آپ نے اجازت مرحمت فرما دی۔ ثمامہ نے مکہ پہنچ کر برملا تبلیغ شروع کر دی۔ اس پر قریش کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ انہوں نے ثمامہ کو قتل کے ارادہ سے گھیر لیا۔ مگر یہ سوچ کر کہ وہ یمامہ کا رئیس ہے اور یمامہ کے ساتھ مکہ والوں کے گہرے تجارتی تعلقات ہیں وہ اس خیال سے باز رہے اور ثمامہ کو برا بھلا کہہ کر چھوڑ دیا مگر ثمامہ کی طبیعت میں سخت جوش تھا۔ اس نے مکہ سے رخصت ہوتے وقت قریش سے کہا :-

”خدا کی قسم آئندہ یمامہ کے علاقہ سے تمہیں غلہ کا ایک دانہ نہ آئے گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت نہ دیں گے“

وطن پہنچ کر ثمامہ نے واقعی مکہ کی طرف غلہ بھیجنا بند کر دیا [illegible] [illegible] آیا تھا اس کی وجہ سے [illegible] قریش [illegible] ہو گئے [illegible] [illegible] گھبرا کر ابو سفیان [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا رحم کے طلب گار ہوئے جس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ثمامہ بن اثال کو ہدایت بھجوا دی کہ ان غلوں کی روک تھام نہ کی جائے۔ چنانچہ اس طرح مکہ والوں کو مصیبت سے نجات ملی۔ ثمامہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتخاب کے بعد مسیلمہ کذاب کے فتنہ کے وقت پختگی سے اسلام پر قائم رہے بلکہ بہت سے لوگوں کو مسیلمہ کذاب کے شر سے محفوظ رکھ کر اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع رکھا۔

(۱۲) صلح حدیبیہ کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار کے جہاد سے کسی قدر فرصت ملی تو علاوہ عرب میں تبلیغ کرنے کے آپ نے اسلام کے عالمگیر مشن کے پیش نظر عرب کے ارد گرد کے بادشاہوں کے نام تبلیغی خطوط بھجوانے کی تجویز کی تا جہاں انہیں اسلام کی حقیقت سے آگاہی ہو وہاں رعایا کو بھی اسلام کا پیغام پہنچ جائے۔ اور یہی آپ کی بعثت کی اصل غرض تھی۔ چنانچہ آپ نے اس بارہ میں اپنے صحابہ سے مشورہ کیا جب مشورہ میں آپ سے عرض کیا گیا کہ دنیوی بادشاہوں کا یہ عام دستور ہے کہ وہ مہر شدہ خط کے بغیر کسی اور خط کی طرف توجہ نہیں دیتے ہیں تو آپ نے ایک چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی جس میں محمد رسول اللہ کے الفاظ کندہ کروائے گئے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہر وہ تدبیر جو تبلیغ کے لئے مفید ہوسکتی اختیار کر لی جاتی بالخصوص [illegible] مستحسن ہے یہ خطوط آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے اطراف کے بادشاہوں کے نام بھجوائے یعنی شمال میں روم کی مشرقی سلطنت کے شہنشاہ قیصر کے نام اور [illegible] فارس [illegible] مشہور سلطنت کے شہنشاہ کسریٰ کے نام اور عرب کے شمال مغرب میں مصر کے بادشاہ مقوقس کے نام اور مشرقی علاقہ یمامہ کے رئیس ہوذہ بن علی کے نام اور جنوب [illegible] حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے نام جو عرب کے مقابل بر اعظم افریقہ میں ایک عیسائی حکومت تھی اور شمال میں عرب کے حدود کے ساتھ متصل ریاست غسان کے حاکم کے نام جو قیصر کے ماتحت تھا۔ اسی طرح ایک خط آپ نے عرب کے جنوب میں یمن کے رئیس کی طرف بھجوایا تھا۔ اور ایک خط عرب کے مشرق میں بحرین کے والی کی طرف بھی لکھا تھا۔

خط ہرقل قیصر روما کے نام اپنے خط پہنچانے کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہوشیار اور مخلص صحابی دحیہ بن خلیفہ الکلبی کو منتخب فرمایا اور انہیں آپ نے اس مہم پر روانہ کرنے سے قبل یہ بشارت دی کہ خواہ وہ کامیاب ہو یا نہ ہو انشاء اللہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ پھر آپ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ میرا یہ خط بصریٰ کے رئیس کے پاس لے جاؤ جو عرب کے شمال میں قیصر کی طرف سے گویا صوبائی گورنر یا حاکم تھا۔ اور پھر اس کے توسط سے قیصر کے پاس پہنچو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق کار انتہائی دانشمندی اور حسن تدبیر کا ہی ثمرہ تھا۔ کیونکہ آپ کو ان درباروں کے آداب کا علم تھا اور آپ کے پیش نظر قرآنی ہدایت

فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ

(سورہ طٰہٰ)

تھا۔ قیصر روم کے لئے یہ خط بھاری امتحان ثابت ہوا۔ بعد ان تحقیقات ان الفاظ میں اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کے بارہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

”اے عرب کے لوگو! میرا یہ خیال نہیں تھا کہ وہ (نبی موعود) تم میں سے ہوگا اور اگر وہ باتیں جو تم نے مجھ سے بیان کی ہیں درست ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ وقت دور نہیں کہ یہ شخص اس زمین پر جو اس وقت میرے دو قدموں کے نیچے ہے ضرور [illegible] ہو جائے گا اور اگر مجھے توفیق ملے تو میں اس کی ملاقات کے لئے سفر [illegible] اور میں خود اس کے پاس پہنچوں اور اس کے قدموں کو دھو کر راحت پاؤں۔“

ابو سفیان کا بیان ہے کہ اس کے بعد قیصر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا خط منگوایا اور اسے دربار میں پڑھنے کا حکم دیا جس کی عبارت یہ تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من محمد عبد اللہ و رسولہ الی ھرقل عظیم الروم۔ سلام علی من اتبع الھدی۔ اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم و اسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فعلیک اثم الاریسیین۔ و یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون۔

ترجمہ:— میں اللہ کے نام کے ساتھ اس خط کو شروع کرتا ہوں جو بے انتہا رحم کرنے والا اور اعمال کا بہترین بدلہ دینے والا ہے۔ یہ خط محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے شاہ روم رئیس ہرقل کے نام ہے۔ سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت کو قبول کرتا ہے۔ اس کے بعد اے رئیس روم! میں آپ کو اسلام کی ہدایت کی طرف بلاتا ہوں۔ مسلمان ہو کر خدا کی سلامتی کو قبول کیجئے کہ اب یہی ذریعہ نجات کا راستہ ہے۔ اسلام لائیے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کا دوہرا اجر دیگا۔ اگر آپ نے روگردانی کی تو یاد رکھیئے کہ آپ کی رعایا کا گناہ بھی آپ کی گردن پر ہوگا اور اسے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے یعنی ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی صورت میں خدا کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا کو چھوڑ کر اپنے میں سے کسی کو اپنا آقا اور حاجت روا نہ گردانیں۔ پھر اگر ان لوگوں نے روگردانی کی تو ان سے کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو بہر حال خدا کے دامن کے ساتھ وابستہ اور اس کے فرمانبردار بندے ہیں۔

ابو سفیان روایت کرتا ہے کہ اس خط کے پڑھے جانے کے بعد دربار میں رومی رئیسوں کی آوازیں بلند ہونی شروع ہو گئیں۔ اس وقت ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم باہر چلے جائیں۔ جب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر آیا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ:۔

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ستارہ تو بہت بلند ہوتا نظر آتا ہے۔ کیونکہ روما کی حکومت کا بادشاہ اس سے خوف کھا رہا ہے۔ اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے آپ کو نیچا اور ہیٹا محسوس کرتا رہا۔ اور میرا دل اس یقین سے پُر تھا کہ اب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) غالب ہو کر رہیں گے۔"

ہرقل نے دربار میں بچشم خود دیکھا کہ رؤسا ہدایت کو قبول کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ دوسرے موقعہ پر پھر اس نے رؤسا کو مخاطب کر کے ان سے کہا کہ۔

"اے میری مملکت کے سردارو! اگر تمہیں اپنی فلاح اور بہبودی منظور ہے اور تم تباہی سے بچ کر ترقی کا راستہ دیکھنا چاہتے ہو اور اپنے ملک کو ہلاکت سے بچانے کے خواہاں ہو تو میرا یہ مشورہ ہے کہ اس نبی کو قبول کر لو جو عرب کی سرزمین میں مبعوث ہوا ہے۔"

یہ سن کر اس کے درباری ایسے بھڑکے جیسے جنگل کا گورخر بھڑکتا ہے اور دربار سے فرار اختیار کرنے کے لئے دروازوں کی طرف بڑھے جو ہرقل نے دانائی سے بند کروا رکھے تھے۔ اس پر ہرقل نے متکبر رئیسوں اور پادریوں کو واپس بلایا اور ان سے محبت کے انداز میں کہا کہ میں نے تو صرف تمہارا امتحان لیا تھا۔ شکر ہے تم پختہ نکلے۔ اس پر وہ خوش ہو گئے اور اس کے سامنے سجدہ میں گر گئے۔

غرض اس طرح ہرقل اپنی زندگی کے بھاری امتحان میں فیل ہو گیا۔ لیکن ہرقل والے خط سے یہ سبق ضرور ملتا ہے کہ سچی روح کی قربانی کئے بغیر کوئی بڑی صداقت قبول نہیں کی جا سکتی۔ ہرقل کے سوال و جواب جو اس نے ابو سفیان سے کئے تھے اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ غیر معمولی عقل و دانش کا انسان تھا۔ جو رسالت اور الٰہیات کا بہت گہرا مطالعہ کیا ہوا تھا۔ اس کی درباریوں کو سمجھانے کی تدبیر بھی ہم خیال بنانے کی کوشش بھی اس کے جذبہ دینداری کی دلیل ہے مگر باوجود اس کے وہ ایمان کی نعمت سے محروم رہا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت سن کر بجا فرمایا تھا جو حرف بحرف زبردست پیشگوئی کے رنگ میں پورا ہوا۔

اما ھؤلاء فیمزقون
و اما ھؤلاء فیبکون
لھم بقیۃ۔ (زرقانی جلد ۳ صفحہ ۳۴۲)

یعنی ایرانی حکومت تو فوراً پاش پاش کر دی جائے گی مگر رومی حکومت کو خدا کچھ مہلت عطا کر دیگا۔

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ہرقل نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تبلیغی خط کو ایک تبرک کے طور پر اپنے پاس محفوظ رکھوا۔ اور وہ کئی سو سال تک اس کے خاندان میں محفوظ رہا۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ جب شاہ منصور قلاوون جو ساتویں صدی ہجری میں گزرا ہے کے بعض سفیر ایک دفعہ ملک الفرنج کے پاس گئے تو اس وقت ملک مذکور نے انہیں دکھانے کے لئے ایک سنہری ڈبہ منگوایا اور اس کے اندر سے ایک ریشمی رومال میں لپٹا ہوا خط نکال کر انہیں دکھایا۔

(انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جلد ۲ صفحہ ۶۸۵)

☆— پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کے نام اپنا تبلیغی خط بحرین کے گورنر کے توسط سے اپنے ایک مخلص صحابی عبد اللہ بن حذافہ کے ذریعہ بھجوایا تھا۔ جب ترجمان نے یہ خط اسے سنایا تو اس نے یہ کہتے ہوئے خط کو ریزہ ریزہ کر دیا کہ میرا غلام ہو کر مجھے اس طرح مخاطب کرتا ہے۔ روایت آتی ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کسریٰ کے اس حرکت کی اطلاع پہنچی تو آپ نے دینی غیرت کے جوش میں فرمایا۔

"خدا خود ان لوگوں کو پارہ پارہ کرے"۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اما ھؤلاء فیمزقون کہ اب یہ لوگ خود ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ کسریٰ نے یہیں پر بس نہیں کیا بلکہ اپنے گورنر کو حکم دیا کہ دو طاقتور آدمی بھجواؤ جو اسے گرفتار کر کے ہمارے سامنے حاضر کریں۔ جب یہ نمائندے مدینہ پہنچے تو انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بطریق احسن سمجھایا کہ بہتر ہو آپ ہمارے ساتھ چلیں ورنہ کسریٰ آپ کے ملک اور قوم کو تباہ کر دیگا۔ آپ نے یہ سن کر تبسم فرمایا اور جواب میں اسلام کی تبلیغ کی اور فرمایا آج رات ٹھہرو میں انشاء اللہ تمہیں کل جواب دوں گا۔ جب دوسرے دن وہ جواب کے لئے آئے تو آنحضور نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

"ابلغا ما جکما ان ربی
قتل ربہ فی ھذہ اللیلۃ"

یعنی اپنے آقا (والی یمن) سے جا کر کہہ دو کہ میرے رب یعنی خدائے ذو الجلال نے اس کے رب یعنی کسریٰ کو آج رات قتل کر دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جواب نہایت ہی شان کے ساتھ سچا ثابت ہوا۔

☆— علاوہ قیصر و کسریٰ کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مقوقس مصر کے نام اپنا تبلیغی خط اپنے بدری صحابی حاطب بن بلتعہ کے ہاتھ بھجوایا اور حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے نام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تبلیغی خط حضرت عمرو بن امیہ لے گئے تھے۔ پھر اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پانچواں تبلیغی خط غسان کے رئیس کے نام اپنے ایک مخلص صحابی شجاع بن وہب کے ہاتھ بھجوایا۔ اور اس کے بعد حضرت سلیط بن عمرو نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تبلیغی خط یمامہ کے رئیس کے سامنے پیش کیا۔

(۱۳) صلح حدیبیہ کے بعد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی مصروفیات بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔ بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھنے کے علاوہ قرب و جوار میں تبلیغی سرگرمیاں جاری رہیں اور انہیں ایام میں باہر سے وفود تلاش حق کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ انہیں اسلام کی تبلیغ کرتے چنانچہ —

☆— اہل طائف نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غزوہ تبوک میں غیر معمولی کامیابی کی خبر سنی تو انہیں یہ یقین ہو گیا کہ اگر آپ کے ساتھ خدائی طاقت نہ ہوتی تو ایسی عظیم الشان کامیابی ممکن نہ ہوتی۔ چنانچہ وہ اپنے سردار عبد یالیل بن عمرو کو اپنا نمائندہ بنا کر مدینہ بھجوایا۔ مدینہ پہنچنے پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بڑی عزت کی اور اس کے لئے مسجد نبوی کے صحن میں خیمہ نصب کروا دیا۔ اس نے اپنی طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنے وطن واپس چلا گیا۔ (زاد المعاد)

☆— انہیں دنوں بنی تمیم کا وفد بھی متلاشیان حق بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور صداقت کو پرکھنے کیلئے

(بقیہ ملاحظہ کریں صفحہ ۱۳ پر)

سرزمین پاکستان کے
صبر و رضا کے متوالوں کے نام

(تحریر: محمد اسلم خالد - لندن)

اس ملک کا موسم کچھ اس قسم کا ہے کہ ہر وقت بادلوں اور سرد ہواؤں سے پالا پڑا رہتا ہے ...... پاکستان میں جب بادل آئیں تو کہتے ہیں بادل آئے ہوئے ہیں اور یہاں جب بادل جا رہے ہوں تو کہتے ہیں کہ موسم اچھا ہے شاید دھوپ نکلے لہٰذا ہمارے ملک اور اس ملک میں موسم بالکل ایک دوسرے کا ضد ہے۔

چند دن ہوئے سخت سردی کی رات تھی اور غیر متوقع طور پر آسمان صاف تھا ...... آسمان پر چند ستارے جھلملا رہے تھے .... گرد و پیش کی روشنیوں کے باعث صرف چیدہ چیدہ ستارے ہی [illegible] سے ہی آنکھ بچولی ہو سکی لیکن ان ستاروں کی کرن روح میں کچھ ایسی جذب ہوئی کہ دل و دماغ میں اُترتی چلی گئی۔

بچپن میں ربوہ سے کبھی بیرون شہر یعنی لاہور یا کسی اور شہر جانے کا اتفاق ہوتا تو رات کے وقت آسمان کو دیکھنا کہ کیا ایسے ہی آسمان اور ستارے یہاں بھی نکلتے ہیں کوئی فرق تو نہیں۔ پھر اپنے عزیزوں کا خیال آتا کہ شاید وہ بھی ان ستاروں کو دیکھ رہے ہوں گے۔ کچھ اس طرح ستاروں کی زبانی ان سے بات ہو جاتی۔

یہاں جب ستاروں پر نظر پڑی تو بچپن کی ایک بے سمجھ حرکت نے یوں کروٹ لی کر ہزاروں میل دور اپنے وطن کی یاد دل و دماغ میں لپٹنے لگی۔ وہی پیغام جو بچپن میں [illegible] تھا ستاروں کی زبانی [illegible] لیکن اس بار پیغام کچھ اور تھا [illegible] کچھ انوکھی تھی ...... ستارے بھی کچھ پریشان سے لگے ..... بے چین لگے اور یوں لگا جیسے [illegible] صرف ایک یاد نے ستاروں [illegible] یاد دلائے [illegible] کی یاد لگی۔ تب اس وقت [illegible] میں بس رہے ہیں ان ستاروں کی زبانی [illegible] کا حال کچھ [illegible] کی کہانی بھی نظر سے گذری۔ [illegible]

گئے یہ چند لمحے جو طویل داستان کے دروازے پر مجھے لے گئے۔

میں جانتا ہوں کہ میرے یہ دینی بھائی اپنے پیچھے عزیز و اقارب چھوڑ کر جیلوں میں بند ہیں۔ ہر ظلم جو اختیار کیا جا سکتا تھا وہ کیا گیا ہے۔ اگر ایک جیل میں وقت گذار کے قربانی کر رہا ہے تو دوسرا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی تصویر گلیوں میں پتھر اور گالیاں کھا کر کھینچ رہا ہے غرضیکہ قربانی کا معیار کچھ اس طرح ترازو میں تل رہا ہے کہ دورِ اوّل ایک پلڑے میں اور یہ دور دوسرے پلڑے میں ..... ہر ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں ہے۔ ترازو کا پلڑا نہ ادھر جھکنے کو ہے نہ ادھر ..... یوں لگتا ہے کہ دونوں فاصلوں کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ اس دور میں قربانیوں کی مقدار اور اخلاص بھلا دور سے کچھ اس طرح مل گئے ہیں کہ یہ فیصلہ مشکل ہو گیا کہ کون آگے بڑھ گیا اور کون پیچھے رہا بس کی بات نہیں۔

ان جوانوں میں سے ہر ایک میں صحابہ کی روح بولتی دکھائی دیتی ہے۔ ہر عمل سے صحابہ کی یاد کے گیت سنتے ہیں۔ کلمہ کی آواز وہی ہے جو چودہ صدیاں قبل تھی لیکن ایک فرق کے ساتھ ..... پہلے عرب میں عربی لہجے سے کلمہ کی آواز آ رہی تھی اور آج پاکستان سے اردو لہجہ میں آواز بلند ہوئی۔

میں نے غور سے دیکھا تو آپ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روح کروٹیں لیتی دیکھی جو ہر قیمت پر اللہ کے احد ہونے کا نعرہ لگا رہا ہے۔ حضرت [illegible] کی جوانیاں دیکھیں جو ٹوٹے ہوئے [illegible] دکھتی تھیں [illegible] مقابلہ کرنے کی طاقت آپ میں دیکھی، [illegible] جیسے [illegible] حملہ کرتے [illegible] آپ [illegible] خون میں [illegible] دیکھتا ہوں۔

ایک جانب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ہاتھ میں لٹھ لئے کھڑی ہیں تو دوسری جانب حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بھیس بدلے دشمن پر پے در پے حملوں میں مصروف ہیں۔ غرض آپ اسلام کے وہ مضبوط سپاہی ہیں کہ دشمن کے سامنے آئے ہیں جن کے آگے ہر مضبوط سے مضبوط قلعہ زمین بوس ہوا۔ اور ہر بڑے سے بڑا دشمن ہلاکت تک پہنچا۔ آپ نے صحابہ کا صبر دکھایا ہے ..... آپ کے حوصلے ضرور ان پہاڑوں سے بڑھ کر ہیں جن سے لوگ خوف کھاتے ہیں۔

بس میرے بھائیو! اب جنگ کے آخری ایام ہیں اور یہ صبر و حوصلہ کی جنگ بالکل جیتنے دور میں داخل ہو چکی ہے ..... یہ جنگ تو اب کتنا عرصہ اپنے گھر میں لڑے گا اور ایک ایک گھر [illegible] ہو گا اور یہ سب آپ کی جیتی ہوئی جنگ ہو گی جو آپ نے اللہ کی خاطر لڑی۔

پس آپ نے کچھ اس قسم کی استقامت دکھائی کہ
"تجھ سے میرا دل ایک انجیر حالت میں وہ فانی ہے جس کو کوئی امتحان ضرر نہ پہنچا سکے لیعنی ایسا پیوند ہو جس کو نہ تلوار کاٹ سکے نہ آگ جلا سکے اور نہ کوئی دوسری آفت نقصان پہنچا سکے۔ عزیزوں کی موت اس سے علیحدہ نہ کر سکے پیاروں کی جدائی اس میں خلل انداز نہ ہو سکے بے عزتی کا خوف کچھ رعب نہ ڈال سکے ہولناک دکھوں سے مارا جانا اس دل کو نہ ڈرا سکے۔"
(اسلامی اصول کی فلاسفی)

[illegible] کی خاطر قید [illegible] کی [illegible] قید ہو جانا [illegible] اپنی [illegible] مشکل [illegible] سرحد کی خاطر [illegible] سکون کا [illegible] اپنا [illegible] کے لئے [illegible] رکھتے ہوئے [illegible] وقت کہ

انتظار کرتے رہے ہوں لا الہ میں قربانی دینے کا موقعہ ملے خواہش دل میں لے کر وہ لوگ جہان سے گذر گئے ..... ایک نہیں۔ دو سال نہیں۔ دس [illegible] پچاس سال کی بات نہیں تیرہ چودہ سو سال کی بات ہے کہ اللہ نے کروڑوں انسانوں کو آپ کی قربانی پر ترجیح دی کہ آپ چند دن اپنے عزیزوں سے جدا ہوں چند ظالم کی برچھی کو اپنے سینوں میں اتاریں۔ عزیزوں کو اپنی نظروں کے سامنے شہید ہوتا دیکھیں چند جانوں کو اپنے پاس بلا لیا اور ہر صبر کے معیار کو آپ پر پرکھنے کا بیڑا اٹھائے رکھا کہ پاں۔ یہ پنجاب کے لوگ اور سندھ کے باسی اور اسی طرح باقی ملک کے جانثار میری راہ میں قربانی کریں۔ کس بات کے خوشی کس خوبی کے تحت۔ اور [illegible] ہر شخص اندھیرا دیکھیں گے اپنے اپنے گریبان میں جھانکتے [illegible] اندھیرے کا احساس ہو گا کہ ہم کون سا گستاخ [illegible] تھا جو ہم پیچھے گئے اور ہم اس حدیث کے مصداق ٹھہرے کہ [illegible] اس طرح ملا دیا جائے گا کہ [illegible] صف جائے گی .....

میں نے خوب سوچا [illegible] میں تمام انسانوں [illegible] دکھائی دے لیکن کچھ [illegible] ایک خوبی نے آپ کو [illegible] اور وہ خوبی اس دور کے انسان میں صرف آپ میں ہے۔ [illegible] آپ میں اور کس قدر پیار کے لائق ہیں آپ ... اور آپ کو وہ بات آپ کو دیکھنے والوں کا تعلق [illegible] کس طرح آزاد کر رکھتا ہے .... [illegible] دیا ہیں اس خوبی نے [illegible] آپ کی صحبت [illegible] دلوں میں [illegible] کے ذکر سے [illegible] کیا خوبی ہے جس نے [illegible] [illegible] ضرور [illegible] اپنے [illegible] [illegible] بلکہ حضرت [illegible] وحشو [illegible]

آپ نے اس پر عمل کیا اور خوب خوب کیا۔ تبھی تو آپ آزاد ہوئے۔ بے جیل ... یہ جانی اور مالی مشکلات کا دور آپ کے لئے آسان ہوا۔ اور آپ نہ صرف زمان و مکان سے آزاد ہوئے بلکہ آپ نے دوسروں کو قیدی بنا دیا .... تمام احمدی دُنیا کو اپنی محبت کا قیدی بنا دیا ..... اور اپنے مکار دشمن کو اللہ کی نفرت اور غضب میں قید کر دیا۔

کس قدر عجیب عمل کر گئے آپ اکنافِ عالم پر خود کو ستاروں کا روپ دے دیا ... آپ سے یہ زمین و مکان روشن ہیں اور قومیں آپ سے زندگی کے گُر سیکھیں گی +

جماعت احمدیہ قادیان کے متعلق بقیہ صفحہ اوّل

کہ پاکستان سے قادیان آنے والے کسی احمدی نے پاکستانی سفارت خانہ کے فرسٹ سیکرٹری پر حملہ کیا ہے۔ ہماری طرف سے ایسے اخبارات کو تردیدی مراسلے ارسال کئے گئے ہیں اور مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ ان اخبارات کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ ہمارے تردیدی مراسلے اپنے اخبارات میں شائع کروائیں یا کھُل کر ہمارے موقف کی تردید میں ثبوت پیش کریں۔ بصورت دیگر ظاہر ہے کہ محض شرارت کی بناء پر جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کیلئے یہ گھناؤنا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ جو کسی طور پر کسی معقول روز نامہ کو زیب نہیں دیتا +

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیہ صفحہ (۱۰)

جو معیار انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا وہ بھی اپنے رنگ میں ایک نرالا معیار ہے۔ انہوں نے اپنے خطیب اور شاعروں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب اور شاعروں کے مقابلہ میں پیش کیا اور جب اسلامی خطیب اور شاعر نے نہایت سادہ مگر پُر اثر انداز میں توحید الٰہی اور تبلیغ اسلام کا مضمون ادا کیا تو بنی تمیم پر اس کا اس قدر اثر ہوا کہ انہوں نے اپنی گردنیں خدائے واحد و یگانہ کے حضور جھکا دیں اور مسلمان ہو گئے۔

۔۔۔ پھر نجران کے عیسائیوں کا وفد بھی انہیں دنوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس میں ستّر کے قریب آدمی تھے۔ حسب معمول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وفد کے ساتھ حسنِ سلوک فرمایا اور انہیں مسجد نبوی میں اُتارا۔ جب بحث کرتے کرتے اتوار کا دن درمیان میں آگیا تو آپ نے انہیں مسجد میں ہی عبادت کرنے کی اجازت دی۔ آخر جب انہوں نے واضح دلائل کو نہ مانا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مباہلہ کے لئے بلایا۔ مگر وہ ڈر گئے۔ اور صرف معاہدہ کر کے چلے گئے۔ (زاد المعاد ابن قیم)

★ ۔۔۔ ہجرت کے دسویں سال کعب بن زہیر جو عرب کا مشہور شاعر تھا [illegible] اسلام کا سخت مخالف تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک مشہور قصیدہ لکھ کر حاضر ہوا۔ [illegible] اسلام قبول کر لیا۔ اسی سال یمن، بحرہ، عمان، بحرین اور یمامہ کے بہت [illegible] نے بذریعہ خطوط یا وفد بھیج کر اسلام قبول کر لیا۔ اور یمن کے عیسائی بھی [illegible] مسلمان ہوئے۔ بحرین کے سردار منذر کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مبلغ بھیجا۔ جس کے پہنچنے پر بعد تحقیق وہ فوراً مسلمان ہو گیا۔

(۱۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آغاز نبوت سے زندگی کے آخری لمحہ تک اپنے فرض منصبی سے کبھی غافل نہیں ہوئے۔ خدا کا یہ برگزیدہ اور محبوب رسول ہر دور میں خدا کا پیغام پہنچاتا رہا۔ افراد نے آپ کی تبلیغ سے اسلام قبول کیا۔ پھر قبائل میں اسلام پھیلا۔ وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور تبلیغی وفود باہر جانے لگے۔ دیار و امصار میں تبلیغ اسلام کا ڈنکا بجنے لگا۔ غرض خدا کے برگزیدہ رسول نے ۲۳ سال تک خدا کا پیغام پہنچایا۔ ہر حالت میں تبلیغ کی۔ ہر زمانہ میں تبلیغ کی۔ چنانچہ لاکھوں کے مجمع نے اس وقت جب کہ آپ نے حجۃ الوداع کا خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد بلند آواز سے فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ یعنی کیا میں نے احکام الٰہیہ تم کو پہنچا دیا؟ یک زبان ہو کر سب نے جواب دیا ہاں ان سب نے جواب دیا جو آپ کے لیل و نہار سے واقف تھے اور آپ کے ہر حرکت و سکون سے واقف تھے کہا! اَللّٰھُمَّ نَعَمْ کہ ہاں بے شک آپ نے پیغام الٰہی ہم تک پہنچا دیا ہے۔ پھر سرکار دو جہان، مبلغ اعظم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ! تو گواہ رہنا کہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے۔

چنانچہ اپنے کامیاب مشن کی کامیاب تکمیل کے بعد اَللّٰھُمَّ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی کہتے ہوئے ۱۲؍ ربیع الاوّل سنہ ۱۱ ہجری کو اس فانی دنیا کو چھوڑ کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(باقی آئندہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ معارفِ قرآن

بقیہ صفحہ (۲)

پیدا کرنا ہے۔ جس میں تمام انسانوں سے مکمل انصاف کیا جائے اور کسی کے حقوق غصب نہ کئے جائیں، اور لوگوں کو استحصال کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ کمیونزم کا بھی یہی دعویٰ ہے۔ لیکن اس میں اخلاقیات کا پہلو بالکل غائب ہے۔ جب کہ مذہب میں اخلاقیات پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے علاوہ ازیں کمیونزم میں انسان کماتا ہے۔ لیکن کمائی کو خرچ کرنے کا فیصلہ حکومت کرتی ہے۔ یا ڈکٹیٹر کرتا ہے۔ لیکن مذہب میں حضرت اسمٰعیلؑ کے زمانے سے زکوٰۃ کا مضمون ملتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے سے کم حیثیت کے لوگوں کے لئے اپنے مال میں سے اپنے خدا کی رضا اور خوشنودی کی خاطر حصہ نکالنا ہے۔ تمام انبیاء عبادت کی طرح زکوٰۃ پر بھی زور دیتے آئے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ اُن کا تعلق کس زمانے یا کس علاقے سے تھا۔ عبادت اور زکوٰۃ دونوں مضامین تمام انبیاء کی تعلیم میں مشترک چلے آتے ہیں۔ جس طرح انبیاء کرام عبادت کا رُخ غلط خداؤں کی طرف موڑنے کے مہلک نتائج سے آگاہ کرتے آئے ہیں۔ اسی طرح وہ اپنی مرضی اور خوشی سے زکوٰۃ نہ دینے کے نتائج سے بھی متنبہ کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ اپنی مرضی اور خوشی سے زکوٰۃ نہ دینے والوں سے یہ اختیار چھین لیا جاتا ہے اور معاملہ پھر مصنوعی خداؤں کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے جو اپنی آمرانہ پالیسیوں سے اس دُنیا کو دوزخ بنا دیں گے۔ قرآن کریم نے اس دو رُکنی مسلسل جدوجہد کو نبوّت کا نام دیا ہے۔

(۱) :۔ لوگوں کو صحیح معبود سے متعارف کروانا، اور اس کی عبادت کی تلقین کرنا۔

(۲) :۔ انسانوں میں ایسا منصفانہ معاشرہ پیدا کرنا جس میں کسی کی حق تلفی کی گنجائش نہ ہو۔ کسی کے استحصال کی اجازت نہ ہو۔ اور اپنے سے کم حیثیت کے لوگوں کے لئے اپنی مرضی اور خوشی سے بنیادی ضروریات مہیا کی جائیں۔ یہ نبوّت کی آمد کا مختصر مقصد ہے۔ اور جب تک جماعت احمدیہ اِن دونوں اطراف میں ایک مسلسل جدوجہد کا آغاز نہ کرے گی اور انسانوں کو نبوّت کے اس اعلیٰ مقصد کے قریب لانے کی انتھک کوشش نہ کرے گی اُس وقت تک نعماء یعنی نبیوں کی بعثت کا مقصد پورا نہیں ہوگا۔ اور وہ نعماء ہماری پہنچ سے باہر رہیں گی اور ہمیں اُن سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا +

ولادت

مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور ایڈیٹر اخبار بدر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۲ جون ۸۶ء کو شام کے وقت فضل عمر ہسپتال ربوہ میں لڑکی تولد فرمائی ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "عطیۃ القدیر" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم عبد العظیم صاحب درویش قادیان کی پوتی اور مکرم مرزا اطہر بیگ صاحب کشن گنج راجستھان کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے زچہ و بچی کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر نیک صالحہ خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ بدر)

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور بعض دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

(۲) :— بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے سو ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی اوسط قیمت ۲۵۰/ روپے تک ہے۔ بعض احباب کی خواہش ہوتی ہے کہ عید کے موقعہ پر اچھے جانور کی قربانی کی جائے تو اس امر کا خیال رہے کہ لازماً ایسے جانور کی قیمت بھی زیادہ ہو گی۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک ہے!

اللہ تعالےٰ نے ہمیں سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی الہامی تحریک "تحریک جدید" میں شامل ہونے سعادت نصیب کی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے ہماری حقیر مالی کوششوں کو اس قدر نوازا ہے کہ چند سال کے عرصہ میں ہی پرانی اور نئی دنیا کے ہر علاقہ اور تقریباً ہر ملک میں اسلام اور احمدیت کا نام خدائے واحد کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان گونج رہا ہے ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ لیکن میں اس بات کا بہت فکر سے اظہار کرتا ہوں کہ ہندوستانی جماعتوں کے وعدوں کی ادائیگی کی رفتار غیر معمولی طور پر سست ہے۔ حالانکہ باوجود مشکلات کے گزشتہ سالوں میں اکثر احباب نے خدا کے فضل سے اچھا نمونہ پیش فرمایا ہے۔

میں جملہ عہدیداران جماعت سے خاص طور پر اور احباب جماعت سے اجتماعی طور پر درخواست کرتا ہوں کہ وہ موجودہ نازک حالات میں اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس فرمائیں اور اپنے وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مقصد کے لئے اجتماعی تحریکات بھی کی جائیں اور عہدیداران انفرادی طور پر بھی احباب کے پاس پہنچ کر وعدوں کی وصولی فرمائیں۔

بے شک مشکلات درپیش ہیں لیکن جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا ہے :-

"یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی ہمارے چندے اور ہماری
قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی"

خدا تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنے اپنے فرائض کو سمجھیں اور وہ اپنے فضل سے ہماری کوششوں میں برکت دے۔ اور ہمیں اپنی رضا اور خوشنودی کی راہوں پر چلائے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

قائدین کرام مجلس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں! جن مجالس نے ابھی تک ماہانہ رپورٹ کارگزاری اطفال الاحمدیہ نہیں بھجوائی وہ جلد از جلد ماہانہ رپورٹ، تجنید فارم اور تشخیص بجٹ ارسال فرمائیں۔ امید ہے کہ قائدین کرام فوری توجہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

مالی خدمت دین کا نصف حصّہ ہے

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا ہے :-

"میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصّہ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے اس میں ان کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ وَالَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔ یعنی متقی تو وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں اور دوسری طرف اپنے خدا داد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں۔

پس اس آیت میں گویا دینی فرائض کا پچاس فی صدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں کامل صالحہ کی تلقین فرمائی ہے وہاں ہر مقام قرناً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کیا گیا ہے"

اگرچہ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی اس تحریر میں نیک متقی کی صفات کی وضاحت میں صلوٰۃ کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنے کا ذکر ہے مگر اس سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ وہ تمام چندہ جات بھی ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام نے ہر احمدی پر ادا کرنے لازمی قرار دیئے ہیں۔ مثلاً حصّہ آمد۔ چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ اور دیگر طوعی نوعیت کے چندہ جات مثلاً جوبلی فنڈ۔ تحریک جدید۔ وقف جدید۔ سیدنا بلالؓ فنڈ وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ بعض وقتی نوعیت کی تحریکات ہوتی ہیں۔ جن میں مالی لحاظ سے حصّہ لینا ضروری ہوتا ہے۔

پس مبارک ہیں ہمارے وہ احمدی بھائی، بہن، اطفال، ناصرات جن کو خدمت دین کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں مالی قربانی کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ اللہ تعالےٰ اُن کے نفوس اور رزق و اموال میں خیر و برکت عطا کرے اور بے شمار فضلوں و انعامات سے نوازے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

امتحان دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ بھارت

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ۱۳۶۵ ہش ۱۹۸۶ء کے امتحان دینی نصاب کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ کی شائع کردہ کتاب "عقائد احمدیت" مقرر کی گئی ہے۔ یہ امتحان انشاء اللہ ۲۸ر ستمبر ۱۹۸۶ء بروز اتوار ہوگا۔ احباب جماعت اس دینی امتحان میں کثرت سے شامل ہوں۔ جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین احباب جماعت کو امتحان دینی نصاب کی اہمیت و برکات سے روشناس کرائیں اور اس امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے نام مع ولدیت نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ کتاب نظارت ہذا سے رعایتی قیمت پر ۲ روپے میں مل سکتی ہے۔ اخراجات ڈاک اس کے علاوہ ہونگے۔ خدا تعالےٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے۔ اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دعائے مغفرت :— مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوملا۔ رانچی بہار کے خسر محترم مولوی محمد عظیم الدین خان صاحب وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے نیز اور پسماندگان کو صبر جمیل ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

ویڈیو اور آڈیو کیسٹ

تبلیغ و تربیت کا اہم ترین ذریعہ

☆ ـــــ احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر خطبہ جمعہ کے کیسٹ تمام احباب جماعت تک پہنچائے جاتے ہیں۔ اس کام میں اور تیزی پیدا کرنے کے لئے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو احباب سے متعارف کرانے کے لئے کیسٹ ایک نمایاں رول ادا کر رہی ہے۔ اور کرتی رہے گی۔ انشاء اللہ

اس لئے صرف تبلیغی نکتہ نگاہ سے ان کیسٹس کی قیمت نظارت ہذا کی طرف سے ۲۵ روپے مقرر کی گئی ہے۔ ایک گھنٹہ والی کیسٹ کے ۱۲ روپے اور ڈیڑھ گھنٹہ والی کیسٹ کے ۱۵ روپے مقرر کئے گئے ہیں۔ تاکہ احباب جماعت اور غیر از جماعت بھی زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔ ڈاک خرچ اور پیکنگ خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ کے cassettes کے علاوہ ہمارے پاس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سوال و جواب کے کیسٹ، مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے سوال و جواب' شرعی کورٹ میں بحث' موعود اقوام عالم ہندی بھاشا میں ہندوؤں کے لئے پیغام' بی بی سی سے حضور ایدہ اللہ کا انٹرویو کے کیسٹ بھی موجود ہیں۔ جو احباب انگریزی جانتے ہیں۔ وہ ہر خطبہ جمعہ کا انگریزی ترجمہ کا کیسٹ مجلس عرفان جو ساری کی ساری انگریزی میں ہے بھی منگوا سکتے ہیں (مجلس عرفان میں انگریزی زبان میں حضور انور سے مختلف سوالات کئے گئے ہیں۔ اور حضور کے مدلل جوابات انگریزی ہیں)

☆ ـــــ اسی طرح ویڈیو کیسٹ بھی قادیان پہنچ چکی ہیں۔ جو جماعتیں یا احباب اپنے علاقوں میں تبلیغی اور تربیتی اغراض کے لئے یہ کیسٹ خریدنا چاہتے ہوں ان کو ان کیسٹ کی کاپی فوراً تیار کر کے بھجوائی جا سکتی ہے۔ کیونکہ نظارت نے ویڈیو کیسٹ کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اس نئی کیسٹ کی رعایتی قیمت اور ریکارڈنگ کا خرچ ملا کر مبلغ ۱۷۵/- روپے فی کاپی ہے۔ ڈاک اور پیکنگ خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔ یہ رقم بھی ہمراہ ارسال فرمائیں۔

جلسہ سالانہ لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر کے ویڈیو کیسٹ کے علاوہ مندرجہ ذیل تقاریب کے کیسٹ بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ رقوم مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجوا کر اس کی اطلاع اور مطلوبہ cassettes کی تفصیل براہ راست نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ cassettes کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) :ـــ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دورہ غانا و سنگ بنیاد مسجد بشارت سپین۔
(۲) :ـــ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۱ء
(۳) :ـــ افتتاح مسجد بشارت سپین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ۔
(۴) :ـــ تقاریر ربوہ جلسہ سالانہ " " " " "
(۵) :ـــ خطبہ عید الفطر ۲۰-۶-۸۵ - خطبہ جمعہ ۲۰-۷-۸۵ - ادو سلم ۸-۸-۸۵ " "
(۶) :ـــ خطبہ جمعہ ۱۵-۶-۸۵ - ۲۲-۶-۸۵ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ۔
(۷) :ـــ " " " ۳-۸-۸۵ - ۱۰-۸-۸۵ - ۱۷-۸-۸۵ " " " "
(۸) :ـــ " " " ۱۸-۹-۸۵ - ۲۵-۹-۸۵ - ۱-۱۰-۸۵ " " " "
(۹) :ـــ " " " ۲۶-۷-۸۵ - خطبہ عید الاضحیٰ ۳۰-۶-۸۵ " " "
(۱۰) :ـــ " " اور سوال و جواب ۱۱-۶-۸۵ - ۲۳-۶-۸۵ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ
(۱۱) :ـــ " " " ۳۰-۹-۸۵ - ۱-۱۰-۸۵ - ۸-۱۰-۸۵ " " "
(۱۲) :ـــ " " " ۲۵-۱-۸۵ - ۱-۲-۸۵ - ۸-۲-۸۵ " " "
(۱۳) :ـــ خطبہ عید الفطر ۲۰-۶-۸۵ " " "
(۱۴) :ـــ خطبہ جمعہ ۱۲-۷-۸۵ - ۱۹-۷-۸۵ - ۲۶ " " "
(۱۵) :ـــ رپورٹ فورم پاکستان ۸۵ء اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے سوال و جواب (اس فلم میں کلمہ طیبہ کے مٹائے جانے کے دلخراش مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔)
(۱۶) :ـــ خطبہ جمعہ ۱۷-۵-۸۵ - ۲۴-۵-۸۵ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ۔
(۱۷) :ـــ مغربی جرمنی میں سوال و جواب اور جماعت احمدیہ پر بحث از مکرم مصطفیٰ ثاقب صاحب۔
(۱۸) :ـــ درس القرآن جون ۱۹۸۴ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ۔ (۱)
(۱۹) :ـــ " " " " " " (۲)
(۲۰) :ـــ درس القرآن ۸-۶-۸۵ - ۹ " "
(۲۱) :ـــ " " ۱۵-۶-۸۵ - ۱۶ " "
(۲۲) :ـــ " " ۱-۶-۸۵ - ۲ " "
(۲۳) :ـــ سوال و جواب اور مشن ہاؤس فرانس کا افتتاح۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پروگرام دورہ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب انیّ بطور نمائندہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

برائے صوبہ کیرالہ

درج ذیل مجالس کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب انیّ بطور نمائندہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ حسب ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں۔ امید ہے مجلہ مجالس موصوف کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کے سلسلہ میں تعاون کر کے ممنون فرمائیں گی۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی		نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
مرکرہ	۲۰-۷-۸۶	۲	۲۲-۷-۸۶		منارگھاٹ	۸-۸-۸۶	۱	۹-۸-۸۶
موگرال	۲۲	۱	۲۳		چیلاکرہ	۹	۲	۱۱
پینگاڈی	۲۳	۲	۲۵		پلاپورم	۱۱	۱	۱۲
کوڈالی	۲۵	۱	۲۶		اترپورم	۱۲	۱	۱۳
کیانور کڈلائی	۲۶	۲	۲۸		ارناکلم کوچین	۱۴	۲	۱۶
کالی کٹ	۲۸	۳	۳۱		الیپی	۱۶	۱	۱۷
کوڈیاتھور	۳۱	۱	۱-۸-۸۶		کروناگاپلی	۱۷	۲	۱۹
پیتھاپیریم	۲-۸	۱	۳		کوئیلون	۱۹	۱	۲۰
کانکولم	۳	۱	۴		کولی کورین	۲۰	۱	۲۱
کمرولائی	۵	۱	۶		کوٹار	۲۱	۱	۲۲
موریاکنی	۶	۱	۷		میلاپالیم	۲۲	۱	۲۳
الانلور	۷	۱	۸		مدراس	۲۳	۴	۲۷-۸-۸۶

تربیتی کلاس اور مقامی اجتماع

لائحہ عمل کے اصولی پروگرام کے مطابق ہر مجلس ماہ جولائی اور ماہ اگست کے دوران پندرہ روزہ خصوصی تربیتی کلاس کا انعقاد کرے اور ماہ ستمبر میں مقامی اجتماع منعقد کر کے رپورٹیں دفتر مرکزیہ کو ارسال کرے۔

نوٹ :۔ پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا نصاب اگر کسی مجلس کو نہ ملا ہو تو اطلاع دیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست دعا :ـــ برادرم مکرم مسعود احمد خان صاحب آف امریکہ آجکل کچھ پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے موصوف کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ احمد عبد الحمید حیدر آباد۔

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

اَلخَیرُ کُلُّہٗ فِی القُرآنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. Co.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

نسلِ انساں سے مدد اب مانگنا بیکار ہے ؎ اب ہماری ہے تری درگاہ میں یارب پکار

بی۔ ایم۔ الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

- الیکٹریکل انجینئرس
- الیکٹریکل ورکنگ
- لائسنس کنٹریکٹس
- موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574178
629389
ٹیلیفون نمبرز

BOMBAY - 58.

"مَیں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام صفحہ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹن مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد۔ ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

HM

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برائے:- ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے مقبول ڈیلر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ

کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

13-SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004.

PHONE No. 76360
74350

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C-16

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI - 571201

PHONE NO. OFFICE. 806
RESI. 283

رگزین۔ فوم۔ چمڑہ۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس

بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور۔

اور بہت سے کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: مکرم شان احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیولرز ڈریسیز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر ۔ شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر ۔ 294

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIBA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYA PUL, HYDERABAD-500002.
PHONE NO. 522860.

الاقتصاد نصف المعیشۃ

اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ
(حقیقی) بے نیازی دل کی بے نیازی ہے

(محتاج دعا)

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس کورٹ روڈ۔ اسلام آباد کشمیر	**گلگت الیکٹرانکس** (انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد کشمیر)

ایپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ **اوشا** پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA } BANGALORE -2
PHONE:- 605558.

حیدر آباد میں فون نمبر 42301

لیبلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر ۔ 42916 ۔ ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہونس وغیرہ

(پتہ)
نمبر ۴۸/۲/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ!"

(الوصیۃ ملا)

NIR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر و پلاسٹک کینوس کے جوتے ۔۔!